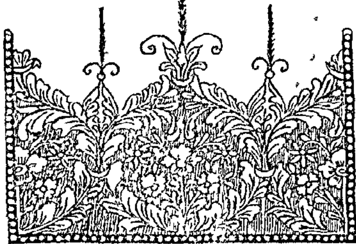
فہرست مضامین رسالہ سالوتر مستند

فہرست مضامین سالوتر حصہ سوم

فہرست مضامین تشریح الفرس

اشتہار

المشتہر
ہیو ویلر پرشاد وشیا مترادل انگل بریلی



دیباچہ

فارسانِ فرسِ فراست - وشہسواران نقرۂ دولت پر پوشیدہ نہین ہو کہ بقول بعض
گھوڑا آدمی سے پہلے پیدا ہوا - حضرتِ راکب کا مرکب سے پیچھے ظہور ہوا - اس تقدیم
مین نکتہ قدرتی یہ ہو کہ آدمی بھی تربیتِ اسپ کو سب کامون پر مقدم سمجھے - اور اُسکی
سواری مین نعمتِ الٰہی کا معترف ہو کر اوجِ عرفان پر عروج کرے - دوسرا نکتہ یہ ہو
کہ انسان اشرف المخلوقات اور گھوڑا اشرف الحیوانات ہو - وہ راکب یہ مرکوب
سواری کو اتحاد مین دوئی سے توحید کا اثبات کیا خوب ہو - خیر یہ تو حقائی نکتے
معرفت کے چٹکلے ہین - صورت کی حقیقت اور ظاہر کی شان وشوکت اور ہی -
اتفاق ہو کہ گھوڑے کی شکل وشمائل خیر وبرکت کی تصویر - شان وشوکت قدرت
ربِ قدیر ہی - دولت وثروت گھوڑے کی غاشیہ بردار - اور کیا خود اقبال و اجلال
پر گھوڑا سوار ہی - ہر آدمی کو گھوڑے سے وہ نسبت ہو جو پرند کو پر - دعا کو اثر - منکو

زبان۔ زبان کو بیان۔ آنکھہ کو نور۔ نور کو ظہور سے۔ شاہان کامگار اور سلاطین نامدار نے
گھوڑونکی امداد سے کیا کیا مرحلے طی کیے۔ اہل عرب جو بیونکی پشتی سے کہان سے کہان تک پہونچے
پس ایسی مفید چیز کی اصل و نسل و سعد و نحس کی پہچان عارضہ اور علاج کی تشخیص و تجویز پر
توجہ نفرمانا کس درجہ انصاف سے دور ہے۔ گو آئین ہندوستانی امرا اور روسا
و والیان ملک پر اس نے اتفاقی کا کوئی الزام نہین قایم ہو سکتا۔ کیونکہ ہندوستانی
سلوتری صاحبون نے علم سلوتر کے چھپانے مین حد سے بڑھ کے اہتمام کیا اور
اُسکے اسرار کو زبان قلم پر لانا تو کیا معنی دل سے زبان تک لانا بھی گوارا نکیا مگر بخلاف
اُسکے بندۂ احقر العباد **اجودھیا پرشاد** ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول بریلی اور مصنف کتب
حکایات دلپذیر۔ گلزار حکمت۔ مشاہدۃ المخلوق۔ تشریح الفرس۔ لغت گنج زبان۔
طبیعات نادرہ وغیرہ نے ایک کتاب لاجواب تشریح الفرس نام شرح حالات اسپ مین
کتب انگریزی۔ فارسی۔ سنسکرت سے تالیف کر کے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے حضور
مین پیش کی جسکے صلہ مین عطائے دو سو روپیہ انعام سے بندۂ مولف کی عزت افزائی
فرمائی گئی۔ بافضل حکیم ارسطو فطرت۔ بقراط وقت۔ سرآمد اطبائے زمان حکیم محمد عبید [illegible] خان
خلف الرشید حکیم غلام قادر خان انصاری رئیس گورامئی ضلع بدایون نے بایمائے احقر اپنے آبائی تجربون
اور آزمودہ نسخون اور سلوتر کے مجربہ قاعدون کو جو بطور اسرار پشتہا پشت سے سینہ بسینہ چلے
آتے تھے بنظر فائدۂ عام ضبط تحریر مین لا کے راقم نے کتاب تشریح الفرس مولفہ اپنی آئین
بطور کلیات اسرار سلوتر ایک کتاب پانسو کئی صفحہ کے حجم کی بڑی خوش اسلوبی سے
طبع کی۔ بفضلہ یہ کتاب حالات اسپ کی ساری صورتونکا آئینہ بنگئی۔ گھوڑے کے بال
بال رگ رگ پٹھے پٹھے جوڑ جوڑ۔ ہڈی ہڈی۔ چال ڈھال۔ اصل نسل ہر عارضہ اور علاج
اور رنگ و صورت کی اس مین ایسی تشریح اور توضیح ہے جیسی آئینہ صاف مین
تصویر شفاف کی جلوہ گری واقعی ایسی نادر اور جامع کتاب علم سلوتر مین آجتک نہ تھی

[illegible]

تشریح الفرس

تحفۂ تربیت

انسان کے سب فنون نادرہ سے گہوڑے کا مطیع کرنا ایک نہایت عمدہ فن ہی اور اُسپر طرح طرح کے فوائد اور نتائج مترتب ہوتے ہین کیونکہ یہ دلیر جانور لڑائی مین اپنے سوار کا ممد و معاون ہوتا ہی۔ اعلے اعلے فتوحات کرنے مین بدل و جان اُسکا شریک رہتا ہی۔ مثل اپنے سوار کی جرٔت اور ہمت کا پٹکا اپنی کمر عزیمت پر باندہے رکھتا ہے جہان خطرہ ہو وہان مثل سد سکندر جمجاتا ہی۔ ہتیارونکی آواز کیساتھ سائین سائین کرنے لگتا ہی حملہ آوری اور اظہار طاقت کے وقت باگ صبر و شکیبائی کی چہوڑ دیتا ہے جوش مین آجاتا ہے۔ مُنہ مین جہاگ بھر لاتا ہے۔ صید و شکار اور نیزہ بازی اور تیر اندازی مین رہنے سے بہت حظ اُٹھاتا ہے کسیطرحکا طبیعت پر میل نہین لاتا ہے۔ اگرچہ تیزی اور تندی مین ہمہ تن آتش مثال ہی اور جرٔت و دلیری مین اُسکو کمال ہی۔ پر سیدہے پن اور فرمانبرداری مین لاجواب ہی اپنے جوش طبیعت کو خوب روکتا ہے۔ جیسی خواہش سوار ہو ویسا ہی کرتا ہی۔ اُسکے احاطۂ حکم سے قدم ہرگز باہر نہین رکہتا ہی جو شخص اُسکا

وانہ کہاس کہلاتا ہو اُسیکا مطیع و فرمانبردار نہین رہتا بلکہ اپنے مالک کو بھی
خوب پہچانتا ہے۔ سواری کیوقت جیسا وہ چلاوے ویساہی چلتا ہے۔ لگام
اشارہ بخوبی ملحوظ رکہتا ہے۔ قدم قدم پر موافق مرضی سوار کے قدم بڑہاتا ہے
یعنے ایک قدم پر قدم دوسرے پر دُوگاما اور تیسرے پر سہگاما قدم چلتا ہے
یہہ جانور اپنے تن من کی کچہہ پرواہ نہین رکہتا۔ صرف آدمی کو فائدہ پہونچانا
فرض سمجہتا ہے۔ آدمی یعنے سوار کے دل کی بات کو پہلے ہی سے جان لیتا ہے
اور پہر حسب خواہش بہہ چستی اور چالاکی و صبر و تسلی انجام دیتا ہے۔ جیسا کچہہ اُس سے
ہوسکتا ہے اُسے بخوبی عیان کرتا ہے۔

واضح ہو کہ اِن جانورون کے اوصاف ذاتی تربیت انسانی سے نہایت
ترقی پاتے ہین۔ اور جب کہ بچپن ہی سے تعلیم کیجاتی ہے۔ تب سواری کیسی
اور ہی کیفیت دکہلاتی ہے۔ ابتدائی تعلیم سے کچہہ آزادی سے آزاد
ہوجاتا ہے اور پابندی کا پابند ہوتا ہے۔ بسبب خدمت گزاری اور جانفشانی
اور عرق ریزی اور دل سوزی کے جو یہہ جانور بنی آدم کیساتہہ کرتے ہین
اُنکی تمام چار دانگ دنیا مین قدر و منزلت کیجاتی ہے۔ زمانہ سلف سے
یہہ جانور خدمتِ انسانی مین رہتے ہین۔ چنانچہ فی الحال ہم مشکل سے
کسیکو حالت اصلی مین پاتے ہین۔ نشانات اطاعت و فرمانبرداری ہمیشہ اُنکے
بدن سے عیان ہوتے ہین۔ کیا معنے جب ہم کبھی کسیکو کہیتون اور چراگاہون
مین مثل شتر بے مہار بگٹٹ پہرتے دیکہتے ہین تو پیٹہون پر زخم کے نشان
ملتے ہین پیٹہہ پر کہال چہلی ہوتی اور پیٹ پر کانٹون کی ایڑ کے نشان
منہ مین لجام کی رگڑ۔ اور سم پر کیلون کے سوراخ۔ کچہہ صرف غریبون ہی
کے گہوڑون کا یہہ حال نہین بلکہ جو امیرونکے اصطبل کی زینت ہوتے ہین

لڑنا تو کیا معنے سواری مین بھی بہت کم چلتے ہین ۔ جنپر طلائی پوششین
پڑی رہتی ہین ایال مین زرتار کے تار گندہے رہتے ہین دو دو منشی کیا کرتے
ہین وہ بھی انسان کا مطیع و فرمانبردار ہونا بخوبی ظاہر کرتے ہین ۔
جاننا چاہیئے کہ ہر چیز مین خلقی خوبی نہایت بہتر معلوم ہوتی ہے بہ نسبت
زینت مصنوعی کے اور جانورون مین خاصکر کیونکہ انکی رفتار کی آزادی خوبی
خلقی کو آرایش دیتی ہے ۔ ذرا اسپینش امریکہ کے گھورون کیطرف غور کیجیے
جو جنگلون مین رہتے ہین کیسے دلچسپ اُس حالت مین معلوم ہوتے ہین
انکی رفتار کو دیکھاند دوڑ ڈپٹ نہایت بیخوف اور آزادانہ ہوتی ہے ۔ وہ اپنی
خودمختاری پر نازان رہتے ہین ۔ آدمی کی صورت سے نفرت کرتے ہین
لمحہ مین ہوا ہو جاتے ہین ۔ وے خود اپنی غذا تلاش کر لیتے ہین جہان
جہان ہری بھری چراگاہ دیکھتے ہین چر چگ لیتے ہین ۔ بڑی بڑی مرغزار مین
بے قید کلیلین کرتے ہین ۔ کوئی خاص مقام مثل پلاو گھوڑونکے سکونت
کا نہین رکھتے ہین اور نہ مثل اُنکے لید پیشاب کی بو سونگھا کرتے ہین
بلکہ صحرا کی تازہ ہوا کھاتے ہین چرخ میناکار اُنکے مکان سکونت کی چھت
اور فرش گیاہ اُنکے مکان وسعت نشان کا سامان ہوتا ہے ۔ پلاو گھوڑون
سے نہایت قوی و تندرست و چالاک ہوتے ہین اور بڑا فرق اُنمین اور پلاو
گھوڑون مین یہہ ہے کہ یہہ جوہر خلقی رکھتے ہین ۔ یعنی توانائی اور چالاکی
اور وے صنعت انسانی ۔ یعنے تکلف اور تصنع ۔

یہہ جانور اصلاً و طبعاً خونخوار نہین ہوتے ۔ الا عالی ہمت چنچل اور
چالاک نہایت ہوتے ہین اور گو صد ہا حیوانات سے زور آور اور قوی
ہیکل ہوتے ہین تاہم کسیکو پامال نہین کرتے ہین ۔ بلکہ جب کبھی کوئی اور

جانور اُنپر حملہ کرتا ہے تو خواہ تو وے جان لیکر بھاگ جاتے ہین یا اَوْرون
سے بمجبوری اُسکو ہلاک کر ڈالتے ہین - یہہ جانور جو اکھٹے رہتے ہین فقط
رہتے ہین باعث اسکا خوف و خطر نہین بلکہ آداب محاورت اور محبت آپس
اُسکا موجب ہے چونکہ صانع حقیقی نے مانند نباتات حیوانات کے
کثرت سے بچایا ہے اس لئے وے آپس مین جھگڑا کہانے کے لئے نہین
کرتے اور نہ ایکدوسرے کا حصہ آپکا بھاگتے ہین چونکہ گوشت اُنکی غذا
نہین اس لئے جانورونکا شکار نہین کرتے ہمیشہ صلح اور آشتی سے بسر
اوقات کرتے ہین -

جو کہ فی زماننا بر اعظم یورپ مین قریب قریب سب ملک بخوبی آباد ہیں
اسلئے جنگلون مین گہوڑے اب وہان دیکھنے مین نہین آتے اور جنکو
ملک امریکہ مین فی زماننا دیکھتے ہین وہ اصل مین یورپ کے پلاؤ گہوڑونکی
کی نسل ہی - جو کہ اس ملک کے میدانون وسیع مین پھیلگئی ہے -
میکسیکو اور پیرو کے قدیم باشندے گہوڑون اور سوارونکو
دیکھکر ایسے متعجب اور خوف زدہ ہوتے تھے کہ اہل اسپانیہ کو یہہ بخوبی
معلوم ہوا کہ اس جانور سے یہانکے لوگ محض ناواقف ہین - لہذا اہل سپانیہ
وہان بہت سے گہوڑے لیگئے - کچھہ سواری اور باربرداری کے لئے
اور کچھہ زیادتی اور ترقی نسل کیواسطے - ایک سیاح نے ۱۶۰۸ع مین شمالی
امریکا مین سنٹ آف سنٹ لوئی کے قریب گہوڑونکے گروہ کے گروہ پھرتے
دیکھے - اور وے ایسے سرکش اور تند مزاج تھے کہ کوئی شخص خوف سے
اُنکے پاس نہین جاسکتا تھا ایک مورخ بیان کرتا ہی کہ جزیرہ سنٹ ڈومنگو
مین پانچ پانچسو گہوڑے اکھٹے دیکھنے مین آئے ہین جو سب اکھٹے بھاگتے

[illegible]

پھرتے ہین اور جہان آدمی کو دیکھتے ہین وہین سب ٹھہرتے ہوجاتے ہین۔ پھر ایک انمین کا آگے کو آتاہے اور ہنہناکر بھاگتاہے وہین سب اُسکے پیچھے بھاگنے لگتے ہین۔ وہانکے باشندے اس جانور کو اسطرح پکڑتے ہین کہ رسّی کا پھندا بناکر اُس جگہہ پر جہان وے اکثر آتے جاتے ہین لگادیتے ہین اگر وہ پھندا گردن مین پڑجاتاہے تو گھوڑیکا دم گھٹنے لگتاہے۔ اس صورت مین پھندا لگانے والا جلدی سے اگر اُسکا پیر باندھ کر رسّی کو درخت سے باندھ دیتاہے اور وہان دو دن تک بدون دانہ پانی کے رکھتاہے۔ اس ابتدائی تدبیر سے وہ تھوڑے ہی آیام مین ایسا سیدھا ہوجاتاہے کہ یہہ کبھی نہین معلوم ہوتاکہ اس نے کبھی جنگل کی ہوا کھائی تھی یا نہین۔ اور پھر جب کبھی اتفاق سے چھوٹ جاتاہے تو جہان مالک کو دیکھتاہے وہین فوراً پہچان کر بدون کان ہلائے اُسکے ساتھ چلا آتاہے۔

واضح ہوکہ ان جانوروںکے اوضاع و اطوار بھی انکی تربیت ہی پر منحصر ہین۔ مدت مدید سے دستور چلا آتاہے کہ بچے کو مان سے تھوڑے ہی عرصہ مین توڑ ڈالتے ہین۔ گھوڑی کا دودہ صرف پانچ چھہ مہینے پلاتے ہین کیونکہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جو بچہ دس گیارہ مہینے گھوڑی کا دودہ پیتاہے وہ بہ نسبت اُنکے کہ جو جلد توڑلئے جاتے ہین عمدہ اور قیمتی نہین ہوتا گو موٹا تازہ ہوجاتاہے پانچ چھہ مہینے دودہ پلاکر اسواسطے علٰحدہ کرلیتے ہین کہ پھر دودہ سے زیادہ تر قوی غذا پر اوقات بسری کرتے ہین۔ دن مین دو دفعہ دانہ یا ملیدہ دیتے ہین اور کچھہ سوکھی گھاس کھلاتے ہین اور جسقدر وے بڑے

ہوتے جاتے ہین - اسیقدر مقدار غذا کو بڑہاتے جاتے ہین - جبتک
بچہ کو مان کے دودہ کی خواہش رہتی ہے تب تک تو اصطبل مین باندہتے
ہین لیکن جب یہ خواہش دور ہوجاتی ہے تب موسم دلچسپ مین چراگاہ کو
لیجاتے ہین - اور اس بات کی بڑی احتیاط رکھتے ہین کہ وہ چگنے کو بہوکا
نہ چلا جاوے - چگنے کو جاتے سے ایک گہنٹہ پیشتر کچہہ کہلا دیتے ہین
اور پانی پلادیتے ہین - اور مینہہ اور جاڑے کی سختی سے بخوبی حفاظت
کرتے ہین اس طرح پر اول سال کا جاڑہ گذارتے ہین جب مئی کا مہینہ
آتا ہے تو صرف مرغزار مین چگنے ہی نہین بلکہ تمام گرمیون بہر اکتوبر کے
آخر تک اسکو وہین رکہتے ہین لیکن اسوقت مین اتنا خیال ضرور ہے کہ
دوب وغیرہ کا اسقدر عادی نہوجاوے کہ سوکہی گہاس سے نفرت کرنے لگے
کیونکہ آیندہ سرما مین صرف سوکہی گہاس اور دانہ پر گذارا کرنا ہوگا - موسم سرما
مین دن کو چگاتے ہین اور گرمیون مین رات کو بہی - یہانتک کہ وہ چار
برس کا ہوجاتا ہے تب اسکو چراگاہ سے لے آتے ہین اور سوکہی گہاس
کہلاتے ہین ان ایام تبدل غذا مین ہوشیاری ضرور ہے - اول ایک
ہفتہ تک اسکو بجز بہرالوپے کے اور کچہہ ندینا چاہئے اور لازم ہے کہ
ادویہ رافع کرم کہلاتے رہین کیونکہ سبز گہاس چگنے سے بدہضمی ہوکر
پیٹ مین کرم پڑجاتے ہین - جب کہ بچہ کو مان سے جدا کرتے ہین تو
اسوقت بہت احتیاطین ضرور ہین -

اول یہہ کہ اصطبل پختہ مقام مناسب پر ہو یعنے بہت گرم اور تنگ
جگہہ نہو کیونکہ ایسی جگہہ ہوا نہایت گزند پہنچاتی ہے -

دویم یہہ کہ تہان کو وقتاً فوقتاً صاف کرتے رہین اور نیچے کی گہاس کو

روز بروز بدلتے رہین ٭

سوم بدن کو لوله وغیره کی کونچی سے روز صاف کرتے رہین ٭

چہارم ڈہائی تین برس کی عمر تک اسپر کہریرا نہین چاہیئے کیونکہ اس سن تک اُسکا پوست نہایت ملایم اور نازک ہوتا ہی - کہریرے سے نہایت تکلیف پہنچتی ہے اور بجائے فربہی کے لاغری پیدا ہوتی ہے یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دانہ گہاس کی جگہہ بہت اونچی نہو کہ اسکو کہاتے وقت منہ بہت اُٹھانا پڑے کیونکہ اس سے منہ اُٹھانے کی عادت ہوجاتی ہے اور پھر چلنے مین نہایت بدصورت اور بہد اعلوم ہوتا ہی - جب بچہ تین یا ساڑہے تین برس کا ہو تب دو تین گھنٹہ کے واسطے مُنہ مین لگام دینا اور پیٹہہ پر کاٹھی رکھنا مناسب ہی تاکہ بتدریج اُسکا خوگر ہوجاتے اور پیر پر چلتے وقت کبھی کبھی کوڑا مارنا مصلحت سے بعید نہین ابتدا مین لگام خاردار نہ دینا چاہیئے چمڑے کا دُوال کافی ہے اور ہموار زمین پر کاٹھی رکھکر کوتل دُلکی چلانا بہتر ہی - جبکہ گہوڑا کاٹھی سہارنے اور لگام کا اشاره بخوبی سمجھنے لگے تو لازم ہی کہ اُسکی پُشت پر ہر روز ایک دو دفعہ چڑہتے اُترتے رہین تاکہ سواری دینے کی اُس مین قابلیت پیدا ہو مگر چار برس تک اُسکو سواری مین چلانا مناسب نہین کیونکہ اس اثنا مین اُسکو آدمی کے بوجہہ کا تحمل نہین ہوتا اور جبکہ چار برس کا ہو جاوے تو ہر روز اسپر سوار ہوا کرین اور قدم یا دُلکی اُسے چلاوین اور اگر بگھی مین جوتنا منظور ہو تو پہلے اُسکو اسباب بگھی کے سہارنے کا خوگر کرین پھر ایسے گہوڑے کیساتھہ جو بگھی مین بخوبی چل نکلا ہو جوتین اُسکے منہ مین دہانہ لگاوین اور لگام کو ہاتھہ مین تھام کر چلایا کرین

اور پھر چابک سوار کو چاہیے کہ اُسکا منہ سائیس سے پکڑوا کر بہوشیاری پیچھے کو لوٹائے اور سائیس کو لازم ہے کہ اگر بوقت لوٹانے کے کسی قسم کی شرارت کرے تو ایک دو گھونسے کبھی مار دیا کرے۔ یہ سب امور تبدیل غذا سے بیشتر کرنا مناسب ہین۔ کیونکہ جب اُسکو دانہ ملنے لگا تب وہ زبردست ہو جاویگا اور بدقت تمام تربیت پذیر ہوگا لگام اور کاٹھا اس جانور کے ادب اموز ہوتے ہین۔

اگرچہ منہ کی ساخت اور پرداخت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف کہانے پینے کے لئے اُسکو قادر مطلق نے بنایا ہے۔ مگر منہ کی نزاکت مین یہ حکمت رکھی ہے کہ جو کام آدمی سے بذریعہ آنکھہ کان کے لیا جا سکتا ہے وہ اُس کے مُنہ سے لے سکتے ہین کیونکہ یہ لگام کے اشارے کو بخوبی سمجھ جاتا ہے جو کچھہ اس سے ہمکو کام لینا منظور ہوتا ہے وہ ہم اشارہ لگام سے اُسکے ذہن نشین کر دیتے ہین اور چونکہ اُسکا منہ بہت ملائم اور نازک ہوتا ہے اس نظر سے یہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ہے۔ ورنہ بے احتیاطی مین لگام کے صدمہ سے اگر چر گیا اور بتدریج اُسکا تحمل کر گیا تو پھر لگام کا اشارہ کافی نہوگا اور اس صورت مین بڑا نقصان متصور ہے اسواسطے کہ ہم اپنا کام اُسکی آنکھہ کان سے نہین لے سکتے ؛

سب جانتے ہین کہ جانوروں سے جو کام بذریعہ اُنکی قوت لامسہ کے لیا جا سکتا ہے وہ قوت سامعہ اور باصرہ سے لینا ممکن نہین۔ خصوصاً گھوڑے مین یہہ بات زیادہ تر ہے اس لئے کہ سوار کی آنکھہ گھوڑے کی آنکھہ کے مقابل نہین ہوتی جو وہ اُسکا مطلب سمجھے اور کان تک اگرچہ آواز پہنچ سکتی ہے مگر جو اثر لگام کے اشارہ سے کام نکل سکتا ہے کان سے

نہین نکل سکتا کاٹنے کی ضرورت بہت کم ہوتی ہو صرف اسکا استعمال اس
صورت پر چاہیئے کہ دفعتا بہگانا منظور ہو اور اسمین اکثر یہہ خرابی واقع ہوا کرتی
ہو کہ سوار نے جہان کاٹنے کی ایڑ دی اور وہین لگام کو روک لیا تو گھوڑا
اُس سے بہاگنے کا اشارہ سمجھتا ہے اور اس سے ٹھہرنے کا اور اس تردد مین
اُچھلنے پہاندنے لگتا ہو - یہہ امر بھی ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ لگام کے اشارے
سے گھوڑے کو گردن اٹھانا اور طرز مناسب پر چلنا سکہاتے ہین یہانتک کہ
تھوڑے ہی اشارہ مین مرضی کے موافق قدم چلنے لگتا ہو قدم گھوڑے
کی اصلی چال ہو اور قدم سوار کو نہایت خوش معلوم ہوتا ہو اسواسطے
چابک سوار انہین دونون رفتارونکے سکہلانے مین کوشش کرتے ہین اگرچہ
قدم گھوڑے کی سب چالون مین سُست ہو تاہم بکفایت سبک اور خوشنما
چال ہے اور چونکہ اس چال مین صرف گھوڑے کے ہاتھہ پاؤنکو حرکت ہوتی
ہے اور سارا جسم اپنی جگہہ قایم رہتا ہو اسلئے اسمین سوار اور گھوڑے دونونکو
آرام ملتا ہو اور اصلی قدم گھوڑے کا جو مشہور گام ہو اندازہ اُسکی چال کا
یہہ ہے کہ ہر قدم اتنے فاصلہ پر پڑتا ہو کہ جسقدر گھوڑے کے ہاتھہ پاؤن مین
فرق ہوتا ہے اسطرح موافق عام قاعدہ چال کے اول دفعہ ایک ہاتھہ اور اسکے
مخالف طرف کا پاؤن آگے کو بڑھتا ہو اور بعد اسکے دوسرا ہاتھہ مقابل جگہہ
اول ہاتھہ کے اور دوسرا پاؤن ٹھیک بمقام اپنے مقابل کے ہاتھہ کے آجاتا
ہو علے ہذا القیاس جہانتک گھوڑا ملایا جاوے - اور یہہ قدم اصلی سے سکہایا
بھی ملتا ہو لیکن فرق اتنا ہو کہ کوتل گھوڑا اس طبعی چال کو اچھی طرح سے
کر سکتا ہے مگر حالت سواری مین سوار کے بوجہہ سے بغیر باگ کا تھمنے
اُسکا پاؤن زمین سے رگڑ جاتا ہو اور اکثر ٹھوکر کھا جاتا ہو خلاصہ یہ کہ گام قدم

مین بھی باگ کا گانٹھنا شرط ہی اور یہی اصلی قدم کی آراستگی اور آرایش کی طرح
طرح کی عمدہ صورتین اور قسم قسم کی خوشنما شکلین پیدا کرتا ہی اور تمام طریقہ
اُسکی آراستگی کا یہہ ہی کہ بذریعہ باگ کے اچھی طرح گھوڑے کا سر گانٹھنا چاہیے
اور اُسکے شانون کو جسقدر ممکن ہو آزاد رکھنا چاہیے اور جبتک اچھی طرح
گھوڑے کا سر نہ گانٹھا جاوے اور خوب اونچا نہ کیا جاوے اور شانے کی
حرکت آزاد نکیجاوے تب تک قدم کی زینت نہوگی اور ہر دم گھوڑا ٹھوکر لیگا
اور جو تکلیف کے ساتھہ پانون حرکت کو روان اور شانون کی حرکت کو روکا
جاتا ہے تو گھوڑا جلد تھک جاتا ہی بلکہ محض نکما ہو جاتا ہی قدم چلتے وقت ضرور ہے
کہ گھوڑا اپنے شانے اور کلائی کو خوب اٹھاوے اور پانون خوب سنبھال کے
ڈالے اور اٹھاوے۔

اور جو گھوڑا پانون دیر تک اٹھاتا رہے اور آہستگی سے اونسے زمین
پر آنے دے تو اس حرکت سے گو وہ نمایش کا کام بخوبی تمام انجام دیگا
لیکن خم و چم جو گھوڑے کی اعلے صفت ہی بالکل اُسمین باقی نرہیگی اور گھوڑا
بھدا اور منٹھا ہو کر عیب دار خیال کیا جاویگا۔

قدم مین صرف یہہ ہی ضرور نہین کہ چال تیز اور شتاب ہو بلکہ یہ بھی
لازم ہی کہ حرکت اگلے پچھلے پانون کی برابر ہو اور یکسان ہو اور جو شانے تھماتے
وقت گھوڑے کی چوتڑ جھولتے رہی تو بیشک سوار کو جھٹکا لگیگا اور نہایت صدمہ پہونچیگا
اور یہی حال اُس صورت مین بھی ہوتا ہی جبکہ گھوڑا پچھلی ٹانگین پھیلا
دیتا ہی اور اُسجگہہ پانون قایم رکھتا ہی جہان کہ اُس نے پہلے ڈالے تھے
چھوٹی گھونٹی کے گھوڑے مین اکثر یہہ عیب ہوتا ہے۔

اور جن گھوڑون کی ٹانگین آپس مین لگتے چلیں اور چال ایسی

منحرف ہو کہ خط ایک قدم کی رفتار کا دوسرے قدم کی رفتار کے خط کو کاٹکر
شکل صلیبی پیدا کرے ایسا گہوڑا ثابت قدم نہین ہوتا۔
اور جو گہوڑے کلان راس ناپ کے پورے ہوتے ہین اُسکے سوار کو
نہایت آرام ملتا ہے سبب اُسکا یہ ہی کہ اُن گہوڑون کا سوار ہاتھہ پاؤنکے
مرکز رفتار سے زیادہ فاصلہ پر رہتا ہی اور جھٹکے اور حرکت کے صدمہ سے
محفوظ رہتا ہی۔
واضح ہو کہ عام قاعدہ چوپایون کی چال کا یہہ ہے کہ ہر قدم مین ایک ہاتھہ
اور اُسکے مخالف طرف کا پاؤن حرکت کرتا ہی اور جب اس ہاتھہ پاؤن کا قدم پورا
ہو جاتا ہے تو دوسرا ہاتھہ اور پاؤن متحرک ہوتا ہی۔
چونکہ چوپاؤن کا جسم ایسے چار نقطونپر قایم ہوتا ہی جسکے مجموعہ سے ایک
شکل مستطیل پیدا ہوتی ہی پس بقاعدہ علم اصول طبعی کے مرکز ثقل ان
جانورون کے جسم کا اوپر نقطۂ تقاطع اُن خطوط منحرف کے ثابت ہوا
جو شکل مستطیل کے ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ مقابل تک کہینچی جاوین
اور قایم رہنا اس مرکز ثقل کا اُس صورت مین ممکن ہی کہ حرکت اُنکی ٹھیک وتر
کے خط پر ہو یعنے بائین ہاتھہ کے ساتھہ دہنا پاؤن اور دہنے ہاتھہ کے ساتھہ
بایان حرکت کرے۔
اور اسی قاعدہ کی چال مین خود چوپاؤن اور اُسکے سوار دونون کو آرام
ملتا ہی اور برخلاف اُسکے پاؤن رکھنے مین دونونکو تکلیف پہونچتی ہی۔
چنانچہ گہوڑے کی اصل چال یعنے قدم اور دُلکی اور خیز مین اچھی طرح
اسی قاعدہ کی رعایت پائی جاتی ہے۔
گہوڑے کے ہر قدم مین چار حرکتین اور چار سکون شمار کئے جاتے ہین

یعنے سیدہا ہاتھہ پہلے اُٹھتا ہی اور اُسکے بعد بایان پاؤن حرکت کرتا ہی اور
ہرایک اُنمین اپنی جگہہ پر ٹہرتا ہی بعدہ بایان ہاتھہ بڑہتا ہی اور سیدہا پاؤن
اُسکا ساتھہ دیتا ہی غرض چارون ہاتھہ اور پاؤن کی جنبش اور قیام مین
چار حرکتین اور چار سکون پائے جاتے ہین ٭

اور پہلی حرکت چھوٹی ہوتی ہی بہ نسبت درمیانی کے -
دُلکی مین صرف دو ہی حرکتین ہوتی ہین یعنے سیدہا ہاتھہ اور بایان پاؤن
ایک ہی ساتھہ اُٹھتے ہین اور ایک ساتھہ تہمتے ہین ٭

اور پویا مین اکثر مین حرکتین پایجالی ہین اور جوکہ اس چال مین
ایک قسم کی جست پایجالی ہے اس سبب سے نیچے کے جوڑ خود بخود
حرکت نہین کرتے بلکہ جھون اور پچھلے دہڑ کی حرکت کے سبب متحرک
ہو جاتے ہین - اور صورت اُسکی یہہ ہی کہ سیدہا ہاتھہ آگے بڑہتا ہی اور
بایان ہاتھہ زمین پر قایم رہ کر اُسکے جھٹکے کو روکتا ہی جو سرعت کیساتھہ متحرک
ہاتھہ زمین پر رکھنے سے پیدا ہوتا ہی اسیطرح بایان پاؤن اول حرکت کرتا ہی
اور پہلے ٹھہرتا ہی اور دہنا پاؤن زمین پر جمکر جھٹکے کو سنبھالتا ہی پھر سیدہا
پیر بائین ہاتھہ کے ساتھہ اُٹھتا ہی اور اُسی کیساتھہ ٹھہرتا ہی آخرش سیدہا
ہاتھہ جو کچھہ دیر بعد بائین ہاتھہ کے اُٹھتا ہی زمین پر ٹھہرتا ہی اور اس سے
تیسری حرکت قایم ہوتی ہی اسیطرح خیز مین بھی تین حرکتین ہوتی ہین
اور ان فاصلون مین پہلی دفعہ جبکہ حرکت جلدی سے کیجاتی ہے
ایک ہی ساتھہ چارون پاؤن گھوڑے کے بطریق جست کے اُٹھاتے ہین
اور ہر قسم کی چارون قلبیان سوار کو نظر آجاتی ہین -
اور جبکہ گھوڑے کی رانین سمٹجاتی ہین - اور بیٹھتے جاتے ہین توگو

نہایت تیزی سے دوڑتا ہی اعلےٰ درجہ کی سرپٹ اسی دوڑ سے مراد ہی۔
اس چال مین چار آوازین معلوم ہوتی ہین۔
اوّل بائین پیر کے ٹھہرنے کی آواز جو کہ پہلے معلوم ہوتا ہی۔
دوّم سیدھے پاؤن کے زمین پر آنے کی آواز جو دوسری دفعہ معلوم ہوتا ہی
تیسرے اسکے ایک لمحہ بعد بائین ہاتھ کے زمین پر آنے کی آواز ہوتی ہے
جو تیسری بار دکھلائی دیتا ہی۔
چوتھی سیدھا ہاتھ جو سب سے آخر کو ٹھہرتا ہی اور جو چوتھی مرتبہ مین دکھلائی
دیتا ہی۔ سرپٹ مین اکثر گھوڑے مثل قدم اور دلکی کے سیدھے پاؤن پر
جاتے ہین اور اس چال مین سیدھا ہاتھ سے جو بہ نسبت بائین کے زیادہ بڑہتا
ہوتا ہی اکثر خاک اڑاتے جاتے ہین اور سیدھا پاؤن بھی جو کہ سیدھے ہاتھ
کے بعد بلا توقف اٹھتا ہے بہ نسبت بائین پاؤن کے زیادہ بڑہتا ہوتا ہی
اور ساتھ اسی حرکت ہاتھ پاؤن کے گھوڑا خیز دوڑتا ہی۔
اور اس چال مین بائین پاؤنپر زیادہ تھکاوٹ آتی ہی اس سبب سے
کہ اس چال مین سب سے زیادہ سہارا اسی پاؤنپر رہتا ہی اور سب ہاتھ پاؤن
کو آگے بڑہنے مین اسی سے زیادہ مدد ملتی ہی۔
پس عمدہ دستور شہسواری کا یہہ ہی کہ اس بات کو ذہن نشین کرکے ایسے
دستور پر گھوڑے کو سرپٹ چلانا سکہاوے کہ دونون پاؤنپر برابر سہارا رہے اور
اسطرح گھوڑا سرپٹ زیادہ چلسکیگا اور تکان کم مانیگا قدم مین گھوڑے کے پیر
زمین سے تھوڑے اونچے اٹھتے ہین اور سم قریب قریب زمین سے لگتے چلتے ہین
دلکی مین بہ نسبت قدم کے پیر کچھہ زیادہ اونچے ہوتے ہین اور سم
زمین سے نہین رگڑتے اور خیز مین بہ نسبت دونون کے پاؤن بلند ہوتے

ہین اور سم زمین سے رگڑکے گھسلتے ہین - قدم کی عمدگی یہ ہے کہ وہ سبکسار و آرام دینے والا اور جما ہوا ہو - دلکی بھی اپنے قاعدے پر پختہ ہو اور گٹھری ہوئی ہو حرکت ہاتھ اور پاؤن کی مطابق اور یکسان ہو اور گھوڑا سر کو بلی اٹھائے رہے اور پیٹھ اور پٹھے ہموار رہین بہتر یہ ہے کہ ہاتھ گھوڑے کا اُسکے پاؤن کی سیدھ مین پڑے اسطرح کہ ہاتھ کا نشان پاؤن کے نشان سے کچھ دور اور جبکہ ایک پیر ٹھ بجا دے اور اُسکے مقابل کا ہاتھ دیر تک اپنی جگہہ پر قایم رہے تو اس چال مین ایک رکاوٹ پیدا ہوکر چال کو ایسا بہاری کردیگی کہ سوار کو نہایت صدمہ اور تکلیف پہونچیگی -

ہرچند دلکی بہ نسبت قدم اور خیز وغیرہ کے سخت چال ہے سوار کو اسمین بیشک تکلیف پہنچتی ہے تاہم اگر اُسکے دونون فاصلون کے کم کرنے مین کوشش کیجاوے تو بہت دقت کم ہوسکتی ہے قدم پوتیہ دلکی یہہ گھوڑے کی خاقی چالین ہین لیکن بعض گھوڑون مین ایک ایسی عجیب اور غریب چال ہوتی ہے جو ان تینون چالون سے کچھ مناسبت نہین رکھتی اور عجب اسمین یہ ہے کہ ایکدفعہ مین گھوڑا ایک ہی طرف کے ہاتھ پاؤن کو حرکت دیتا ہے یعنے سیدھے ہاتھ کے ساتھ سیدھا پاؤن اور بائین ہاتھ کے ساتھ بایان پاؤن اور گو یہ چال مثل خیز اور دلکی وغیرہ کے تیز اور دور تک نہین ہوتی مگر اسمین ہر قدم بہت لمبا پڑتا ہے اور جلد اٹھتا ہے اور سم زمین سے رگڑتا چلتا ہے -

اس اجنبی کی چال مین جو اصول علم جرثقیل سے سراسر خلاف ہے گھوڑے کے جسم کا مرکز ثقل قایم نہین رہتا اور عجب یہ ہے کہ گھوڑا اگر اسمین گرنے سے محفوظ رہتا ہے شاید سبب اسکا اول تو گھوڑون کی اصلی چال کی ہے وجہہ دوسری

مین بھی اسی صورت کو قایم کرتا ہی - دوسرا سبب اصلی یہہ ہی کہ اُسکے
پاؤن اس چال مین زمین سے لگے رہتے ہین - اس باعث وہ گرنے سے
بچارہتاہے اہل ہند اسکو اپنے روزمرہ مین برغہ قدم کہتے ہین - ہرچند
اس عجیب چال مین گہوڑا بجائے گر پڑنے کے جلد تھکا وٹ مان جاتاہے
تاہم ایسی چال عجیب مین قدم اٹھانا پھر گہوڑے ہی کا کام ہی اس چال
مین مثل دلکی کے صرف دو حرکتین ہوتی ہین - فقط اتنا ہی فرق ہی کہ دلکی
مین مختلف طرف کے ہاتھہ پاؤن حرکت کرتے ہین اور اسمین ایک ہی
طرف کے -

اس چال مین سوار کو آرام ملتا ہی کیونکہ اسمین دلکی کا سا جھٹکا نہین ہی
گہوڑا تمام حیوانات مین افضل ہی اور باوجود قوی ہیکل ہونے کے
اُسکے اعضا مین ایسا تناسب ہی کہ جسکے سبب سے وہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے
اور اسی فضیلت سی تمام حیوانات مین افضل شمار کیا جاتا ہی -
عام قاعدہ ہی کہ تمام چوپاؤن کے جبڑے بہ نسبت انسان کے بہت
لمبے اور کھلے ہوئی ہوتے ہین چنانچہ یہی ایک شناخت اور امتیاز خاص آدمی
اور جانور کے سر مین مقرر ہے اور گو بموجب اس قاعدہ کے گہوڑے کا جبڑا
بھی لمبا ہوتا ہی تاہم اُسمین گدہے کی سی کمزوری اور بزدلی اور بیل کی
سی سستی نہین پائی جاتی ہے -
برخلاف اسکے اُسکے جوڑون کی موزونیت اور سر کے اعضا کی عمدہ
مناسبت جو سینہ کی خوبصورتی سے اور بھی زیادہ آراستہ ہی کھلی علامت
تیزی اور زندہ دلی کی ہی - حقیقت مین سر اُٹھا کے چلنا گہوڑے کا جس سے
وہ آدمی کا منہ دیکھتا چلتا ہی صاف دلیل اس بات کی ہی کہ یہہ سب جانوروں کے

سردا ہے۔
دیکھو گھوڑے کی آنکھین کیسی خوشنما اور بڑی بڑی اور کیسی موزون
مع ڈھب و انداز کے ساتھ میانہ ہوتی ہین بال ہے کہ طرح اسکے سر کی
خوبصورتی اور تیز روی اور قوت معلوم ہوتی ہے اسکی دم بھی خوشنمائی مین کچھ
کم نہین گھنے وارایال اسکے گرد ہزار ہزار ارایش ہے بلکہ دم کے جوڑ کی
ایک طرح خوبصورتی کا موقع ہے بارہ سنگھے کی دم اگرچہ چھوٹی نہوتی تو گھوڑے کی
دم کے ساتھ تشبیہ دینے کے لایق ہو سکتی۔
گدھے اور اونٹ اور گینڈے وغیرہ کی دم کو اس سے کوئی نسبت
نہین کیونکہ وہ بے بال کے برہنہ سونٹے کیطرح بدنما ہے۔
گھوڑے کی دم کے بال ایک لمبا و خوشنما گچھے ہین اور مضبوطی اور
خوبصورتی مین ضرب المثل ہین۔
یہہ لمبے اور خوشنما بال دیکھنے مین ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا ریڑھ
کی ریڑھ کی ہڈی سے طرہ حسن کی آرایش دیتے ہین وہ ہڈی جسمین دم کا
جوڑ ہے بہت چھوٹی اور خوبصورت ہے۔
اس دم سے علاوہ ارایش کے مکھیونکے اڑانے کا بھی عمدہ کام نکلتا
ہے اور اگرچہ گھوڑے کی کھال بظاہر سخت اور بالون سے ڈھکی ہوئی ہوا
ہوتی ہے لیکن اصل مین بہت نازک اور لطیف ہوتی ہے۔
بے عیب عمدہ گھوڑے مین یہ علامتین ہونا چاہئین سر چھوٹا اور چہرہ دبلا
اور متوسط طول کا کان زیبا اور فاصلہ مناسب پر چہرے چہرے سیدھے غزال
کیصورت اپنی جگہہ پر قایم آنکھونکی پتلی نہ چھوٹی نہ بڑی ایک موقع سے سرے
مقابل رکھی ہوئی۔ پیشانی متوسط اور کچھہ ابھری ہوئی کنپٹی بھری ہوئی

ہوئے پیلے - آنکھین صاف بےعیب سرخ چمکدار بڑی بڑی پپوٹے جھمہ ابھری ہوئین پتلی بڑی - نیچے کا جبڑا پتلا - ناک عقاب کی سی نتھنے بڑے بڑے اور کشادہ اور ناک کا پردہ اور لب پتلے - منہ چوڑائی مین درجہ اوسط کا - پنکھے یعنے شانے اٹھے ہوئے اور ڈھلے ہوئے ازبس خوبصورت اور آزادرو پیٹھ ہموار و ڈھلوان - بطور ماہی پشت - پہلو دونون بھرے ہوئے اور چھوٹے - پٹھے گول اور پرگوشت - کولے اچھی طرح بالون سے ڈھکے ہوئے - دم کی جڑ موٹی اور مضبوط - بازو اور رانین موٹی اور پرگوشت گھٹنا سامنے سے گول پنڈلی یعنی جانور کی پچھلی ٹانگ مین وہ جوڑ جو درمیان گھٹنے اور ٹخنے کے ہوتا ہے بڑی بڑی اور گول -

موزے کے پاس کا جوڑ چھوٹا اور مضبوط - گھٹنے کا جوڑ بالون سے بہت ڈھکا ہوا نہو - گامچی بڑی اور طول مین درجہ متوسط کی - سُم کا اوپر کا حصہ کچھ اٹھا ہوا اور سم کا رنگ پختہ سیاہی مائل اور چمکدار اور صورت اچھی اور گول مثل موتی کے - کوار ٹر یعنی وہ حصہ گھوڑے کے پیر کا جو درمیان انگشت پا اور ایڑی کے واقع ہے گول - سُم کی تلی چوڑی اور اٹھی ہوئی سُم کی تیلی چھوٹی لیکن ایسے بہت کم گھوڑی ہین جنمین ایک ساتھ یہ سب صفتین پائیجاوین - بے عیب وہ آنکھ ہے جسکے پہلے پردہ مین جہان روشنی گذرتی ہے دو تین نقطے سیاہ تپلی سے اوپر کو ہون اور انکے دیکھنے کے واسطے پہلے پردہ چشم کا صاف ہونا ضرور ہے -

اگرچہ ایسے گھوڑے کی تصویر بنانا مشکل ہے الا بنظر فائدہ علم شبیہ اسکی صفحہ ثانی مین درج کیجاتی ہے -



جس گھوڑے کی آنکھ کی پلی چھوٹی اور لمبی اور سپید ہی ہو اور اسکے گرد سفیدی کا حلقہ ہو وہ ایک بُری علامت ہے اسیطرح بھوری بُری ہوتی ہے

اب ان چند باتون کی تشریح کیجاتی ہے کہ جن سے گھوڑون کے عیب وصواب کا حال بخوبی معلوم ہو سکے۔

جاننا چاہیئے کہ گھوڑے اور سب جانورون کی کانکی حرکت سے اُسکی شوخی اور شرارت اور چال چلن کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔

سواری کیوقت اگر گھوڑے کے کان کی سیدہی دونون نوکین اٹھی ہوئی قایم رہین تو گھوڑا سیدہا چلا جاتا ہے اور شوخی کے نام کان نہین ہلاتا۔ سُٹھے اور درمانۓ گھوڑے اپنے کان دباکر چلتے ہین۔

اور جو گھوڑے چالاک اور سرکش اور تند مزاج ہوتے ہین اور سوار کو شاطر نہین پاتے تو وہ باگ ڈھیلی پانے کے باعث اور اپنی شرارت کے سبب ایک کان دبا لیتے ہین اور دوسرا کان کھڑا رہنے دیتے ہین سوار کو مناسب ہے کہ جب گھوڑے کو اس حالت مین پاوے تو اسکو شرارت پر آمادہ خیال کرکے فوراً اسکا دفعیہ کرے اور تدبیر اسکی یہہ ہے کہ پہلے لگام گھوڑے کی باچھ مین رگڑکے باگ سخت کرے تاکہ اچھی طرح سر کا نٹھ لے کیونکہ تجربہ مین آیا ہے کہ باگ کے گانٹھتے ہی گھوڑا کان سیدے کر لیتا ہے اور شوخی سے باز آتا ہے اور سب گھوڑونکا دستور ہے کہ جسطرف شور پاتے ہین اسیطرف کان لگا دیتے ہین اور جب کوئی شخص گھوڑے کے پیر یا پٹھو پر ہاتھ مارتا ہے تو وہ اسیوقت کان پیچھے کو جھکا لیتا ہے اور یہی شوخی اور شرارت کی علامت ہے۔

جن گھوڑون کی آنکھین چھوٹی اور سرین دبلی ہوتی ہین وہ دیکھنے مین

بد نما ہوتی ہین - اور جن گہوڑونکا منہ خشک رہتا ہی اور لگام چبانے
مین جھاگ نہین لاتے وہ بہ نسبت اُن گہوڑونکے جنکے منہ تر رہتے
ہین اور لگام چباتے وقت جھاگ بکثرت گراتے ہین بہت ہی کم تندرست
ہوتے ہین -

زین سواری کے گہوڑون کیواسطے ضرور ہی کہ اُن کے شانے چپٹے
اور روان ہون اور زیادہ پرگوشت نہون اور برخلاف اس کے جوتے کے
گہوڑون کے لئے لازم ہی کہ اُنکے شانے گول اور پرگوشت ہون - اور جو
زین سواری کا گہوڑا شانون سے اترا ہوگا تو ضرور ہی کہ اُسکے شانو نمین
صفت آزادی اور روانگی بھی نپائی جاویگی اُس صورت مین وہ زیادہ مشقت
کا متحمل نہوسکیگا جلد تکان سے آویگا اور یہہ صورت اُسکے بڑے عیب
مین داخل ہوگی -

اور جس زین سواری کے گہوڑے کا سینہ آگے کو نکلا ہوگا اور ہاتھ
تیچھے کیطرف جھکے ہوئے ہون یہہ بھی اُسکے واسطے پورا عیب ہی کیونکہ
خیز اور سرپٹ مین اُسسے بار بار ٹھوکر ٹھہرنا ہوتا ہی اور بسبب کچی ہاتھ
کے استحالت مین وہ اکثر ٹھوکر کھاکر گرجاتا ہی -

گہوڑے کی ٹانگین اُسکے جسم کے موافق ہونا چاہئین اور ایسے ہی
ہاتھ بھی - کیونکہ جس گہوڑے کے ہاتھ لمبے ہوتے ہین وہ ثابت قدم
اور مستقل نہین ہوتا - اور جو چھوٹے ہوتے ہین تو وہ بھدا اور بھاری
ہوتا ہی - اور گہوڑیون کی ٹانگین بہ نسبت گہوڑونکے چھوٹی ہین -

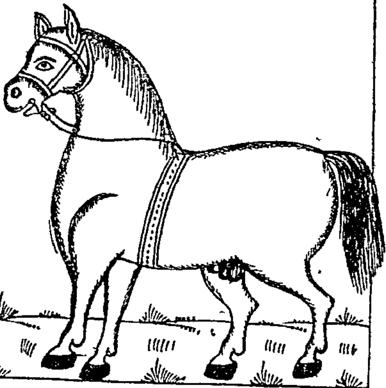
اور عام قاعدہ ہی کہ گہوڑون کے پاؤن بہ نسبت گہوڑیونکے اور اختہ
گہوڑونکے کچھہ موٹے اور پرگوشت ہوتے ہین - اور یہہ بھی دیکھا گیا ہی

کہ جو گہوڑے گرم ملکون کی نسل کے ہین وہ اکثر تنک مزاج اور چالاک اور طاقت ور ہوتے ہین بخلاف اسکے مرطوب ملکون کے گہوڑے بہدے اور بڑے بڑے سر کے اور موٹی موٹی ٹانگون اور چہوٹے سم اور پتلی گامچہو نکے ہوتے ہین -

نتیجہ ان سب باتون کا جو بیان ہوئین یہ ہے کہ اس بات مین زیادہ لحاظ رکہے کہ کونسی قسم کی گہوڑی کو کس قسم کے گہوڑے کے ساتھ میل دینے سے نسل نہ بگڑے گی کہ یہہ بات سب سے زیادہ مفید اور کارآمد ہے - گہوڑیون کی مدت حمل گیارہ مہینے سے کچہہ زیادہ قرار دا‌ہ ہے - اور مدت جننے کی پندرہ برس کی عمر تک غایت اٹہارہ سال تک شمار کیگئی ہے اور درباب تعین عمر گہوڑے کے اس عرض اور عام قاعدہ پر جو نسبت ہر جانور کے صادق آتا ہے - نظر کرنا شرط ہے اور وہ عرض قاعدہ یہہ ہے کہ جو جانور جس عرصہ مین نشو و نما پا کر حد بلوغ کو پہونچتا ہے تخمیناً اسکی مدت کا چہہ گنا یا سات گنا اسکی عمر طبعی کا اندازہ ہے اس قاعدہ سے گہوڑا جو عرصہ چار سال مین نشو و نما پاجاتا ہے تخمیناً چوبیس ۲۴ یا اٹہائیس ۲۸ برس کی عمر طبعی رکہتا ہے - اور بعض لوگ جو غایت درجہ تیس ۳۰ برس گہوڑے کی عمر طبعی قرار دیتے ہین وہ بھی اس تخمینہ کے قریب قریب ہے -

اس مقام پر یہ بتانا کہ فائدہ سے خالی ہے کہ گہوڑونکی نسل کا کہان ایجاد ہے - ظاہر ہے کہ سرد ملکون کی آب و ہوا اس جانور کے حسب حال نہین وہان کے گہوڑون مین حسن و جمال نہین - اگرچہ گہوڑے سرد ملکون مین اکثر ہین لیکن بد قطع اور کریہ منظر ہین یعنے پست قد اور ہیئت بد - بقول قدما معلوم ہوتا ہے - کہ یورپ مین ایک دفعہ جنگلی گہوڑے کہیں خواہ تہبت

یا گھوڑے تھے۔ فی زمانناوے حلقہ اطاعت مین محصور ہین اور خدمت گزاری
انسانی مین مجبور۔ اور نیز امریکا مین جو گھوڑونکی نسل ہے وہ ملک اسپانیہ
گھوڑونکی اصل ہے جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ وہان حسب ضرورت اسپانیا
والے گھوڑے لیگئے تہ ان بعد اُنکی نسل اسقدر ترقی پاگئی کہ گروہ کے گروہ
اُنکے جنوب کے جنگلونمین پھیل گئی۔ پست قد یہہ سمند ہوتے ہین یعنے صرف
تین ہاتھ بلند ہوتے ہین۔ اُنکے جبڑے موٹے ہوتے ہین اور بدقطع
اور اعضاء بدوضع کان اور گردن دراز اور آسانی سے جنبش کیا تہہ
دمساز۔



چونکہ گھوڑا اصلاً و طبیعتاً ایک حلیم الطبع جانور ہی وہ سرکشی سی نہین ڈرتا اور جو اتفاقیہ
کوئی گھوڑا چھوٹ جاتا ہی تو پھر اُسکے مزاج مین وہ توحش صحرائی نہین آتا بلکہ
اپنے مالک کو فوراً پہچان لیتا ہی اور اُسکی آواز کے ساتھ چلا آتا ہی چنانچہ اکثر
ایسا ہوتا ہی کہ لٹیرون کے گھوڑے چھوٹ جانے کے بعد جنگل سے جو گھوڑے
لوٹ آتے ہین اور بہمہ رضا و رغبت اطاعت مین آجاتے ہین یہہ جانور فصلی
حالت مین نئی دنیا مین مفقود ہین البتہ پُرانی دنیا یعنے افریقہ - اور عرب
کے میدانون مین اور اُن اضلاع مین جو کہ درمیان تاتار اور اقالیم
جنوبی کے حائل ہین موجود ہین تاتار مین گھوڑونکے گروہ کے گروہ
جنگلون مین بسر اوقات کرتے ہین وہ قد مین چھوٹے ہین الا نہایت
چالاک اور اپنے پیچھے آنیوالے کو دیکھتے ہی کچھ جلدی کرتے ہین کہ
برق کو مات کرتے ہین کیونکہ وہ مجمع مین اکٹھے رہتے ہین اسلئے کسی
غیر جانور کا بار سکونت نہین سہتے ہین یعنے جب کبھی کوئی پلاؤ گھوڑا جا
ملتا ہی تو وہ سب اُسکے گرد فراہم ہو جلد اُسکو نکال دیتے ہین گویا اپنے
سر سے بلا کو ٹال دیتے ہین ملک چین کے شمال مین بھی جنگلی گھوڑونکے
غول ہوتے ہین لیکن یہہ کمزور اور بزدل ہوتے ہین پست قد اور جنس ناکارہ
جنگ و جدل ہے
کیپ اف گود ہوپ کے نزدیک جنگلی گھوڑونکے غول کے غول دیکھنے
ہوتے ہین الا چھوٹے اور عیب دار اور غیر تربیت پذیر اور خراب ہوتے ہین
افریقہ اور دیگر اضلاع اور اقالیم مین بھی نظر پڑتے ہین لیکن تاہم
باشندے اُس امر عظیم کے لیے ناقابل اور جاہل اور ابتر ہین کہ اُنکے
بلانے سے محض بے خبر ہین یا یہہ کہ اُس جانور کے فوائد سے ناواقف

اور سنے بصر ہین ۔ چنانچہ جب کبھی لوگ جو حبانسے ملک امریکا کو جاتے ہین اول ہی اول گہوڑون کو دیکھتے ہین تو نہایت متحیر ہجاستے ہین اور کمال خوف کہاتے ہین تیہہ بیچارے اس جانور سے محض ناواقف اور بےخبر ہین گو کہ گہوڑے انہین کے ملک کے جانور ہین اور ملکون کے لوگ گہوڑون سے انواع و اقسام کے فوائد اٹھاتے ہین تجارت کرتے ہین سفر مین لیجاتے ہین سواری سے فرحت پاتے ہین ۔

بعض حصہ مین افریقہ کے جہانکے گہوڑے ہنوز جنگلون مین پھرتے ہین وہانکے باشندون کے نزدیک گہوڑا غذائے لذیذ ہے ۔ اور نہین جانتے کہ یہہ جانور لڑائی اور امور محنت مین کیسا مفید ہے ۔ انگولہ ۔ اور کافر بہا ولے ایسے خر ہین کہ گہوڑے پر سوار ہونے سے

ع بلا اجتی از رنگ فرو مانده اند ۔ کے مظہر ہین افسوس گہوڑون کی قدر نہین پہچانتے ہین صرف خوراک کے لئے پکڑ لیتے ہین ۔

دنیا کے تمام ملکون مین عرب کے گہوڑے نہایت عمدہ اور خوبصورت اصیل چست و چالاک تیز قدم ہوتے ہین کہ اس مرتع و لذیذ مین ایسے کم ہوتے ہین وہانکے باشندے ہر طرح کی تدبیر انکے پکڑنے مین مد نظر ملحوظ خاطر رکھتے ہین ۔ گو یہانکے گہوڑے چالاک اور خوبصورت ہوتے ہین لیکن وہ اتنے بڑے نہین ہوتے جیسے کہ بلاد ہوتے ہین ۔ انکا رنگ کمیت ہوتا ہے اور بال اور دم بہت چھوٹی اور انکے بال سیاہ اور گچھے دار ہوتے ہین ۔ انکی تیز رفتاری کی توصیف مین سمند خامہ باد لنگ ہے سکاری سے کی کیا جان جو انکی پیروی کرے اور شیر زیانکا کیا امکان جو انکی دنبالہ روی کرسکے ایسے تیز رو ہین کہ چشم زدن مین آنکھون سے

چھلاوا ہو جاتے ہین صبا کے سامنے سے ہوا ہو جاتے ہین - وہ صرف پھندے سے پکڑے جاتے ہین - اور کسیطرح ہاتھ نہین آتے ہین انکا طریق یہ ہے کہ شکاری پھندے کو رستے مین چھپا دیتا ہی جسمین گھوڑے کی ٹانگ آمد و رفت کے وقت پھنس جاتی ہی بعد اسکے شکاری آکر خواہ اسکو مار ڈالتا ہی خواہ زندہ گھر پکڑ لیجاتا ہے - اگر گرفتار شدہ گھوڑا کم عمر ہوا تو اسکو اہل عرب نہایت عمدہ اشیای خوردنی سے سمجھتے ہین اور اسکو ذبح کرکے دعوت کرتے ہین



اور اگر اسکی صورت شکل ڈیل ڈول وضع انداز تجربہ سے یہ معلوم ہوا
کہ یہہ قابل پالنے کے ہی تو اسکو حسب ضوابط اور قواعد جنسے تدبیر وا
بانی کے بلاتے ہین طوق اطاعت گردن مین ڈالتے ہین تمام قاعدے گھوڑدوڑ
کے امتحان کا ان لوگون مین یہ ہی کہ وہ اُس سے شترمرغ کا شکار کراتے
ہین کیونکہ ایسا با دور فتار ہی ایسا جانور ہی جو شترمرغ کا کہ ریگستان مین بکثرت
ہوتے ہین پیچھا کرسکتا ہو جب شترمرغ دیکھتا ہی کہ گھوڑا میرے پیچھے
ڈالا گیا وہ پہاڑونکو بھاگتا ہی اور پھر سوار اسکے پیچھے زور سے گھوڑا دوڑاتا
ہی اسی طرح تگ و دو ہوتی رہتی ہی اور شترمرغ دونو ٹانگون اور بازوونکا
زور دوڑ مین لگاتا ہی مگر خوب بھاگنے والا گھوڑا اسپر جا ہی گرتا ہی تب بیچارہ
شترمرغ کوئی وجہہ نجات کی ندیکھکر قریب کے ٹیلے کے پیچھے مین کوشش
کرتا ہی جسمین بار بار لوٹتا ہی مگر آخرش سبب تھکاوٹ کے اب بیکار سمجھکر اپنا
سر ریت مین چھپا لیتا ہی اور شکاری کا شکار ہوتا ہی اس شکار مین جسقدر گھوڑا
چالاکی اور چستی ظاہر کرتا ہی اُسیقدر زیادہ قیمتی ہوتا ہی اور جسقدر ماندگی
اور حرارت کو نہین مانتا اتنا ہی قیمت زیادہ پاتا ہی چنانچہ بعض بعض گھوڑا
پانچ پانچہزار روپیہ کا مال ہے جو گھوڑے ایسے تیز قدم ہین وہ آجکل
بہت کم ہین چونکہ عربی گھوڑے کی چار وانگ عالم مین بڑی قدر ہی۔ اس لئے
اب وہان کے اکثر جنگل ان جانورون سے خالی ہوگئے۔ اور وہان کے
گھوڑے بہت کم میسر ہوتے ہین۔ اور جو ملتے ہین وہ پلاؤ گھوڑونکی
نسل کے اکثر ہوتے ہین

یہہ بات کہ گھوڑے کب سے پلاؤ ہوئے اگرچہ نہایت تحقیق طلب
ہی اور مسئلہ دقیق مگر اکثر محققین کا یہہ مقولہ ہی کہ گھوڑونکے پالنے کا دستور

اول ہی اول شیخ اسمعیل کے وقت مین شروع ہوا ہے قبل اسکے وہ
تمام ملک مین نسل شتر بے مہار مارے مارے پھرا کرتے تھے اور سب انکو
نکما سمجھتے تھے اور کچھ پرواہ نہین کیا کرتے تھے لیکن شیخ اسمعیل کے وقت
سے اہل عرب گھوڑونکی وضع کی درستی مین ساعی اور سرگرم رہنے لگے
چنانچہ نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اب وہانکے گھوڑون کے آگے ابلق ایام کی گرم بازاری
سبزہ ہی اور توسن فلک کی گردش انکی رفتار کے سامنے گرد اور انکے وسیلے
سے تجارت کا بڑا گرم بازار ہے - بائع اور مشتری کو نفع بیشمار ہے - شاہ و وزیر
امیر سب بڑی بڑی قیمت دیکر اپنے اصطبل مین باندہتے ہین اور اسکو
اسکی زینت سمجھتے ہین - عرب مین کوئی بھی شخص ایسا نہوگا جسکے یہان گھوڑا
نہووے - اہل عرب اکثر گھوڑیونکو پسند کرتے ہین کیونکہ از روی تجربہ انکو
معلوم ہوا کہ وے بھوک پیاس ماندگی کی گھوڑون سے زیادہ تر برداشت
کرسکتی ہین اور وے نہ اتنی شریر اور عیب دار ہوتی ہین بلکہ نہایت حلیم الطبع
اور سلیم المزاج اور نہ بہت ہنہناتی اور شور مچاتی ہین - وے آپس مین کبھی
دنگہ نہین کرتی ہین نہ لگدزنی نہ ایذارسانی بلکہ تمام اوقات سیدہی کھڑی رہتی
ہین - برخلاف اسکے ترک مادہ کو نہین پسند کرتے اور اہل عرب اسکے
ایسے گھوڑے فروخت کر ڈالتے ہین جنکو وے خیال کرتے ہین کہ یہہ ہمارے
یہانکے سانڈ ہونے کے لائق نہین ہین - وے نسل کی بڑی احتیاط رکھتے
ہین وے تمام گھوڑونکا حسب و نسب جانتے ہین - اور مختلف ذات کے
گھوڑونکو مختلف نام سے پکارتے ہین اور تین اقسام پر انکو تقسیم کرتے ہین
اول قسم نہایت عمدہ قدیم گھوڑونکی ہے جو حسب و نسب مین ذرا نہ بگڑی ہو
دوسری وہ کہ پرانی نسل ہو مگر اسمین کسی قسم کی آمیزش ہو گئی ہو

تیسری قسم عام گھوڑونکی ہی۔ اس تیسری قسم کے گھوڑون کو وے کم قیمت پر
فروخت کر ڈالتے ہین۔ اگلا اول اور دوم درجہ کے گھوڑون کو وے نہایت
گران فروخت کرتے ہین بسبب تجربہ کاری کے وے ایسے گھوڑونکی
نسل سے واقف ہو گئے ہین کہ جہان صورت دیکھتے ہین انکی نسل نام
و رنگ اور نشانات اور علامات ہر نسل کی بتا دیتے ہین۔ جب کسیکے ہان
اول درجہ کا سانڈ نہین ہوتا ہی۔ تو وہ اپنی گھوڑیکو اپنے ہمسایہ کے سانڈ سے
کچھہ دیکر گابہن کراتا ہی اور سرکاری سند واسطے صداقت نسل کے لیتا ہے
اور اس سند مین گھوڑے اور گھوڑی کا نام لکھا ہوتا ہی اور انکی نسل کا پتہ
جبکہ گھوڑی کے بچہ پیدا ہوتا ہی تو تنے گواہ طلب ہوتے ہین اور نئی سند
مرتب کیجاتی ہے جسمین بچہ کا حلیہ مع یوم پیدایش مندرج کیا جاتا ہی
سند ہذا سے یہہ فائدہ ہوتا ہی کہ گھوڑے کی قیمت قدر و منزلت زیادہ ہوتا
ہی اور جب گھوڑا فروخت ہو جاتا ہی تب یہہ سند حوالہ خریدار کے کردی جاتی
ہی۔ اس قسم کے عام گھوڑے ہزار بارہ سو روپیہ سے کم فروخت نہین ہوتے
اور اکثر ڈھائی تین ہزار کو اور جو نہایت عمدہ اور حسین ہوتے ہین وے پندرہ
تک بیچ ہوتے ہین۔ چونکہ اہل عرب کا مکان سکونت خیمہ ہوتا ہی اور
خیمہ مین گھوڑی گھوڑا بچہ جورو عیال و اطفال سب ایک جا مجمع رہتے ہین
اس سے گھوڑی کی پیٹھہ یا گردن پر بچے اکثر چڑھ بیٹھتے ہین اور سب لپٹ
تمام کھیلتے کودتے رہتے ہین اور وہ انکے کچھہ نہین بولتے ہین۔
اہل عرب گھوڑے کو حتے الامکان ہرگز نہین مارتے بلکہ بڑے پیار سے
اُسکے ساتھہ پیش آتے ہین وہ ایسی باتین کرتے ہین کہ گویا آدمیون سے
گفتگو کررہے ہین اور ایسے ایسے کلمات زبان پر لاتے ہین کہ گویا وہ آدمی کے

پڑے یار غار ہین تیز رو کرنے کے لئے وہ اُنکے کبھی کوڑا یا کانٹا نہین
چھواتے پشت پر تازیانہ نہین لگاتے مگر احیاناً بوقت ضرورت۔ اور جب وہ
گھوڑونکو بھگاتے ہین تو وے عجیب تیزی کے ساتھ بھاگتے ہین کنوان
کھائی جو کچھہ راستے مین آتا ہی برابر پھاندتے ہوئے چلے جاتے ہین اور
اگر اتفاقی سوار گر پڑے تو گھوڑا وہین کھڑا ہو رہے۔

... عرب کے لوگ گھوڑیون سے جیسی کچھہ محبت رکھتے ہین اسکا ایک دلچسپ
بیان سینٹ پیری صاحب اپنی کتاب مسمی مشاہد مخلوق مین یون تحریر
کرتے ہین۔ کہ ایک عرب کے پاس جو کہ کمال مفلس تھا یہانتک کہ سوائے
پھٹے کپڑون کے اور کچھہ لباس بھی نرکھتا تھا نہایت عمدہ اور خوبصورت
گھوڑی تھی امرای فرانس مین سے ایک رکن سلطنت نے بہ نظر ہدیہ لوئی
چہارد ہم بادشاہ کے اُسکے مول لینے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے عرب
کی بہت التجا کی لیکن قیل وقال کثیر کے وہ عرب اُسکے بیچنے پر راضی ہوا۔
اُس نے یہہ احوال بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا اور اجازت خرید کی
طلب کی جب پیشگاہ حضرت شاہی سے اجازت آگئی تو اُس نے عرب سے
کہا کہ قیمت لیجئے اور گھوڑی عنایت کیجئے عرب نے گھوڑی سی اُتر کے پہلے
روپیہ کے ڈھیر کو دیکھا پھر گھوڑی کیطرف بنظر حسرت نگاہ کی اور ایک آہ
سرد بھر کر گھوڑی سے کہنے لگا کہ یہہ روپیہ کسکے لئے ہی کیا تو جانتی ہی کہ مین
تجھے اہل یورپ کو دیدونگا جو کہ تجھے باندھینگے جو تجھے مارینگے جو تیری
فارغ البالی کو چھڑا کے شکستہ حالی مین ڈالینگے آ چلی آ میرے ساتھ
ای میری زینت ای میرے زیور چل میرے بال بچونکے دل کو خوش کر۔
یہہ بات کہکر وہ گھوڑی پر سوار ہو لیا اور طرفۃ العین مین نظر سے غائب ہو گیا

عرب کے گھوڑے جسامت مین متوسط ہوتے ہین اور نہایت
سبک و بدن کے چھریرے اور وہ بہر قدم ہوشیاری اور جانفشانی
سے ملے جاتے ہین کہ انکا جسم خوب صاف چکنا ہو جاتا ہی۔ عرب والے
گھوڑے کی یال اور دم اور ٹانگونکو بہر روز دہوتے ہین اور انکو شانہ
بہت کم چھولتے ہین کہ مبادا بال گر جاوین اور یال اور دم ہلکی رہجاوین
وے انکو دن مین کچھہ نہین کھلاتے ہین ہان ایک یا دو بار پانی پلا دیتے ہین
اور شام کیوقت توبڑے مین دانہ بہر کے انکے منہ پر چڑہا دیتے ہین جسمین
پندرہ سولہ سیر دانہ بھرا ہوتا ہی اسی دانہ کو وہ رات بہر کہاتا ہی اور صبح پہر
وہ توبڑا انکے منہ سے کہول لیا جاتا ہی۔

... ابتدای ماہ مارچ مین گھوڑے چراگاہون مین چگنے کو چھوڑ دیے جاتے
ہین اسکی دو وجہہ ہین۔ اول تو ان ایام مین گہاس بہت عمدہ ہوتی ہی
.... دوسرے یہہ کہ گھوڑیان گابہن بھی انہین دنون مین کرائی جاتی
ہین اور پھر انکو باقی سال بہر سوکھی گہاس وغیرہ کچھہ نہین دیجاتی ہے
صرف جو کے دانہ پر گذارا ہوتا ہی اور بہرا لول وغیرہ شاذ ملجاتا ہی۔

.... جب بچھیرا برس ڈیڑھ برس کا ہو جاتا ہی تب اسکی یال کے بال چھانٹ
ڈالے جاتے ہین تاکہ گھنے اور مضبوط ہو جاوین بچہ کو ماں سے دو برس
اڑھائی برس کی عمر مین علحدہ کر لیتے ہین اور اس وقت تک زین
کہ کبھی لگام ہرگز کچھہ نہین لگاتے ہین اور بعد اسکے خیمہ کے دروازہ پر
صبح سے شام تک کسا ہوا استادہ رکہتے ہین تاکہ وہ زین کا عادی
ہوکر سواری دینے کے لایق ہو جاوے۔ وے لوگ گھوڑون کی
نہایت قدر شناس ہین اور وے اسکے فواید سے جو انکے ملک

گہوڑون سے سمجھتے ہین بخوبی آگاہ ہین - چنانچہ ان لوگونمین قانون جاری
ہی کہ گہوڑیان دیگر اقالیم کو نجانے پاوین اور جو سانڈ انگلستان مین آتے
ہین وے اکثر شرقی ساحل پر افریقہ کے خریدے جاتے ہین اور کیپ آف
گڈ ہوپ کے راستہ سے وہان لائے جاتے ہین اور یہہ وہان کے
گہوڑون سے چہوٹے ہوتے ہین یعنے صرف تین یا ساڑھے تین ہاتھ
سے زیادہ اونچے نہین ہوتے الا تیز روی مین وے نہایت فایق ہوتے
ہین اور اُنکی چال نہایت خوشنما اور سبک ہوتی ہی - غرضکہ عربی گہوڑے
تمام روی زمین پر لاثانی اور صحیح ہوتے ہین اور غالبا عرب اصلی ملک
گہوڑونکا ہی اور یہانکے باشندے گہوڑونکی نسل کے خالص رکھنے مین احتیاط
کا حقہ بجالاتے ہین چنانچہ پشت در پشت وہی رنگ ڈہنگ صورت قامت
چلا آتا ہی چنانچہ ترجمہ چٹھی ذیل جو کہ میر عبد اللہ خان نے آئی ڈاس صاحب
کی چٹھی کے جواب مین کہ جسمین اس امر کا استفسار کیا گیا تھا اُنکے نام پر
بہیجی تھی امور بالا کا مصدق ہی -

ترجمہ چٹھی میر عبد اللہ خان از مقام دمشق مورخہ اگست ۱۸۵۵ء عیسوی بنام آئی ڈاس صاحب

جو کہ آپ مجہسے نسبت نسل عربی گہوڑونکے استفسار فرماتے ہین اگرچہ اُنکا
یہہ سوال ٹھیک ایسا ہی ہی جیسا کہ کوئی ماہی گیر ایسے مقام پر غوطہ لگاوے
کہ جہاں انکا پانی بسبب حرارت آفتاب کے ایسا خشک ہو گیا ہو کہ بارش کثیر کی
مدد سے بہی وہان سیرابی کیصورت نہو تاہم اپنے مقدور بہر ایسے چشمہ
صافی کیطرف رجوع کرتا ہون جسکے آب تازہ اور خالص سے رفع تشنگی

استفسار کی قوی امید ہے۔
آپکو جاننا چاہیے کہ جب روایت صحیح ہم لوگونکو یہہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ خدا نے گہوڑے کو ہوا سے پیدا کیا جس طرح کہ آدمی کو خاک سے اور صحت اس
روایت مین کسیطرح شک و شبہہ نہین کیونکہ اکثر انبیاء برحق حسب تفصیل ذیل
اس قول کی تصدیق کرتے ہین
اتفاق انبیا ہے کہ جب خدا کو گہوڑے کا پیدا کرنا منظور ہوا تب اپنے
باد جنوبی سے اسطرح ارشاد فرمایا کہ اے باد جنوب مین چاہتا ہون کہ تجہسے
ایک مخلوق پیدا کرون پس تو آپکو فراہم کر اور ہوا نے ویسا ہی کیا۔
بعد اسکے حضرت جبرئیل آئے اور اکٹہا ہوا جناب الٰہی مین سے لیکے
خدا نے اُس ہوا سے ایک گہوڑا کمیت رنگ کا پیدا کرکے فرمایا مین نے تیرا
نام فرس رکہا اور تیرے رہنے کو ملک عرب عطا کیا اور رنگ کمیت تجکو بخشا
اور تیری پیشانی کے بالون مین جو اکثر انکہو نپر پڑتے ہین ایک طرح کی
خوش نصیبی قرار دیگئی تو سب جانورونکا سید ہے۔ جہان تو جاویگا آدمی
تیرے پیچہے ہونگے۔ تعاقب اور دوڑ دونون کامونکے واسطے تو بہتر ہوگا۔
اور نے پرونکے اوڑیگا تیری پیٹہہ پر امیری زیبا ہوگی اور تیرے وسیلہ سے
لوگونکو دولت حاصل ہوگی پہر دست قضا نے اُسکی پیشانی مین مہر خوش
قسمی لگائی یعنے سفید ٹیکا جو بیشک غرہ ناصیہ اقبال ہے اُسکے ماتہے پر قایم
کیا۔ اب یہہ بہی جاننا چاہیے کہ خدا نے پہلے گہوڑے کو پیدا کیا یا آدمی کو
ثابت ہے کہ پہلے خدا نے گہوڑے کو پیدا کیا لیکن اُسکے آدمی کو اور سبب اُسکا
یہہ ہے کہ آدمی اشرف المخلوقات ہے اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ آدمی کی
پیدایش سے پہلے اُسکی تمام ضروریات پیدا کردی جاوین اور حکمت

الہی سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہی کہ جو کچھہ تمام روی زمین پر ہی وہ خدا نے واسطے حضرت آدم اور انکی اولاد کے پیدا کیا - دوسرا ثبوت اسکا یہہ ہی جبکہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اسکا نام لیکر پکارا اور فرمایا کہ فرس اور براق دونوں مین سے جسے چاہو پسند کرلو حضرت آدم نے جواب دیا کہ ان دونوں مین گھوڑا بہتر ہے - خدا نے فرمایا بہت بہتر تمنے اپنے واسطے اور اپنی اولاد کے واسطے ایک ایسی شان شوکت والی چیز پسند کی کہ جبتک تمہاری اولاد قایم رہے گی اور گھوڑے کی نسل باقی رہیگی تبتک میری برکت انکے ساتھہ ہوگی کیونکہ آدمی اور گھوڑے سے بڑھکر کوئی مخلوق مجھے پیارا نہین ◆

اور اسیطرح خدا نے پہلے گھوڑے کو پیدا کیا اور اسکے بعد گھوڑی کو اسکا سبب اسکا یہہ ہی کہ نر نسبت مادہ کے افضل اور ذی حوصلہ اور قوی ہوتا ہے - اگرچہ گھوڑا گھوڑی دونون ایک جنس ہین تاہم گھوڑا بہ نسبت گھوڑی کے زیادہ چالاک ہوتا ہی اور دستور قدرت الہی یہ ہی کہ نر کو پہلے بناتی ہے -

گھوڑا لڑائی اور کود پھاند کا شایق رہتا ہی اور بہ نسبت گھوڑی کے لڑائی کے میدان مین زیادہ کارآمد ہوتا ہی اس سبب سے کہ گھوڑا تیز رو اور متحمل ماندگی کا زیادہ ہوتا ہی - سوای اسکے وہ اپنے سوار کے دلی خیالات مین شریک رہتا ہی جسکو سوار برا سمجھتا ہی وہ بھی اسکو برا جانتا اور جس سے سوار محبت کرتا ہی وہ بھی اس سے محبت کرتا ہی یہہ صفت گھوڑیون مین کم پائی جاتی ہی -

علاوہ اسکے تجربۂ عام اور خود ملاحظہ راقم سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہی

کہ بالفرض گہوڑے اور گہوڑی کو ٹھیک ایک ہی قسم کا زخم مہلک لگے تو گہوڑا
اسوقت تک اسکا متحمل ہوگا جبتک کہ اپنے سوار کو میدان جنگ سے حفظ
وامان کی جگہہ مین پہنچا دے اور برخلاف اسکے گہوڑی وہین گر جاوے گی
اور ذرا بھی جرئت نہ کرے گی اور اس بات مین بال بہر فرق نہین ہے۔
کیونکہ یہہ معاملہ اکثر امتحان مین آیا ہے۔ اب مین سمند خیال کو طرف تسخیر
جواب دوسرے سوال کے گرم عنان کرتا ہون اور وہ سوال یہہ ہے۔
کہ اول خدا نے گہوڑے کو ملک عرب مین پیدا کیا یا عجم مین۔
از روی بیان صدر یہہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ اس خالق نے
پہلے گہوڑے کو عرب مین پیدا کیا اسکے بعد عجم مین۔
اور چونکہ عرب کے گہوڑے بہ اتفاق جمہور اور بیشک و شبہہ کے جہان کے
گہوڑون سے اچھے ہین پس یہہ عمدگی جو دلیل صحت نسل کی ہے ثابت کرتی
ہے اس بات کو کہ پہلے گہوڑے عرب ہی مین پیدا ہوئے اور اسپر بھی اتفاق
ہے کہ عرب کے گہوڑے اصل اور باقی جہان کے گہوڑے اسکی فرع ہین
اور فرع کسی حال مین اپنی اصل سے مقدم نہین ہو سکتی۔
اب باقی رہا جواب صرف اس سوال کا کہ عربی گہوڑے جو موجود ہین
کہان سے آئے۔ اس حال کو اکثر مورخون نے اس طرح بیان کیا ہے
کہ بعد زمانہ آدم ابو البشر کے گہوڑے مثل اور جانورونکے مثل ہرن
شتر مرغ بیل گدہے وغیرہ کے حالت صحرائی مین رہتے تھے۔
تاریخ سے ثابت ہے کہ بعد حضرت آدم کے جو شخص پہلے گہوڑے پر
سوار ہوا وہ حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے کیفیت اسکی
یہہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے انکو گہوڑونکے بلانے کی اجازت دی اور جب

انہون نے بموجب حکم الٰہی کے گہوڑون کو بلایا وہ سب فوراً کودتے پہاندتے دوڑتے جہپٹتے حاضر ہوئے - حضرت اسمٰعیل نے انہین سے عمدہ عمدہ اور عالی حوصلہ گہوڑے انتخاب کر لئے اور انکو اپنے تصرف مین لائے اور تب سے انہین ہلانا شروع کیا ؛

اور جن گہوڑونکو حضرت اسمٰعیل نے آراستہ اور شایستہ کیا تہا بسبب گذرنے ایک زمانہ کے انکا اصلی جوہر جاتا رہا - صرف ایک خیل حضرت سلیمان کے خاص گہوڑون مین باقی رہگیا - اور انہین گہوڑونکی نسل زاد الرکاب مشہور ہے اور انہین گہوڑون سے عربی گہوڑون کی نسل اسقدر پہیلی خلاصہ یہہ کہ جسطرح اہل عرب تمام ملکون آباد مین مغرب کی انتہا تک پہیلتے گئے اسیطرح انکے ساتہہ ساتہہ عربی گہوڑون کی نسل بہی سب جگہہ پہنچتی گئی اور کیفیت مختصر اسکی اسطرح پر ہے کہ زمانہ اسلام سے بہت دن پہلے حمیر ابن ملوک اور اسکی اولاد قریب سو برس کے ملک عرب مین حکمران رہی اور یہہ حمیر وہی شخص ہے جس نے مدینہ اور لقایہ آباد کیا تہا بعد اسکے شداد بن عاد مغرب تک سب ملکونکا بادشاہ ہوا اور بہت سے شہر اور بندرگاہ اس نے بنوائے اسکے بعد افریقس نے جسکے نام سے افریقہ مشہور ہے ٹانڈ جا جسنے تنجیرس تک ملک فتح کیا اور اسکے بیٹے شمار نے مشرق مین چین تک قبضہ کیا بلکہ شہر سعد تک گیا اور اسکو کند کیا اور چونکہ فارسی مین لفظ کند کے معنے کہودے ہوئے کے ہین اسی سبب سے ابتدا مین اس شہر کا نام سعد کند مشہور ہوا اور تصرف اور کثرت استعمال اہل عرب سے نام اسکا سمرقند مشہور ہوگیا اور جب سے مذہب اسلام شروع ہوا تو اہل اسلام کے نئے نئے حملون سے عرب کے

گہوڑون کی شہرت ملک اطالیہ اور فرانس مین بھی ہو گئی اور ان مقامون
مین بیشک عربی گہوڑون کی نسل رہ گئی مگر جس امر نے کہ افریقہ کو عربی گہوڑون سے
بہر دیا وہ حملہ سیدی عقبہ کا تہا اور تشریح اسکی یہہ ہو کہ پیشتر پانچوین یا
چھٹی صدی ہجری سے سیدی عقبہ کے عہد مین صرف عرب افریقہ مین
خیمہ زن ہوتے تھے اور پانچوین اور چھٹی صدی کے آخر مین وہ وہان پر
بہ ارادہ رہنے کے مع اپنے بال بچون اور گہوڑے اور گہوڑیون کے
گئے انہین پچھلے حملون کے باعث عربی قومین مشرق اور الجیریا مین آباد ہو گئین
فاصکر مہال دجنیڈل اولاد مہدی اور داوود وغیرہ - غرض اسیطرح
عرب تمام ملکون مین پھیل گئے اور اُن ملکون کے شرفا کہلاتے اور انہین
حملون نے عربی گہوڑونکو سوڈان مین پہنچایا اور ہمارے اس قول نے
اسباب کو اچھی طرح ثابت کر دیا کہ الجیریا کے گہوڑے یا مشرق کے گہوڑے
حقیقت مین عربی گہوڑے ہین - اسصورت مین عربی گہوڑونکی تاریخ چار زمانون
مختلف پر منقسم ہو سکتی تھی -

۱ اوّل حضرت آدم کے وقت سے حضرت اسمٰعیل کے وقت تک -
۲ دوسرے حضرت اسمٰعیل کے وقت سے حضرت سلیمانؑ کے عہد تک -
۳ تیسرے حضرت سلیمان کے عہد سے حضرت پیغمبر اسلام کے زمانہ تک -
۴ چوتھے پیغمبر اسلام کے زمانہ سے وقت موجود تک - اور یہہ بات
بخوبی ثابت ہو کہ وہ نسل اعلے جو حضرت سلیمانؑ کے زمانہ مین تھی وہ بہت سی
صورتون مین منقسم ہو کر نئی نئی قسمین اُس سے پیدا ہو گئین اور سبب اسکا
اول تبدیلی آب و ہوا ہے اور دوسرے کمی و بیشی احتیاط جو اکثر کام مین آئی
اور تیسرے ایسا کہ آدمی کا حال ایسے انقلابون سے بدلجاتا ہی ویسی ہی

ان گہوڑونکی بھی حالت بدل گئی اور رنگ بھی انہین وجوہات سی تبدیل ہوگیا۔ اور اسکی ایک وجہہ یہہ بھی ہے کہ اہل عرب کو تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جہان زمین پتھریلی ہوتی ہے وہان گہوڑونکا عام رنگ سیاہ ہوتا ہی اور جسجگہہ زمین مٹیار سفیدی مائل ہوتی ہے وہانکے گہوڑونکا عام رنگ نقرۂ ہوتا ہی۔ چنانچہ راقم بہ ثبوت اپنے مشاہدہ کے اس امر کی تصدیق کرتا ہی۔ اب صرف آپکے اس سوال کا جواب باقی ہی کہ آیا عمدہ عربی گہوڑون کے کیا کیا نشان ہین۔ اُسکا جواب یہہ ہی کہ خالص نسل کے عربی گہوڑونکے ہونٹھہ پتلے اور پرہ بینی باریک اور نتھنے کشادہ اور چہرہ ستا ہوا اور گردن خوشنما اور جلد ملایم اور یال اور دم کے بال دراز اور سینہ چوڑا اور مفاصل یعنے جوڑکے مقام صاف اور گوشت سے خالی ہوتے ہین۔

اور بموجب روایت ہمارے قدما کے اصیل گہوڑے اپنی سیرت سے زیادہ پہچانے جاتے ہین بہ نسبت صورت کے۔

علامات ظاہری سے تو صرف اسقدر البتہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہہ گہوڑا فلانی نسل کا ہی لیکن اُسکا جوہر طبعی اُس احتیاط کے معلوم کرنیسے ظاہر ہوتا ہی جو گہوڑے اور گہوڑی کے ناد دینے اور نسل محفوظ رکہنے مین کام مین لائی گئی ہی۔

دستور ہے کہ اصیل گہوڑے بد نہین ہوتے اسمین شک نہین کہ گہوڑا سب جانورون مین خوبصورت ہی لیکن حسن صورت کیواسطے حسن سیرت بھی شرط ہی ورنہ گہوڑا کم اصل خیال کیا جاویگا۔ اہل عرب کا دستور ہی کہ جس گہوڑے اور گہوڑی کو تیز اور چالاک بہوک اور پیاس کا متحمل اور خوش فہم اور اپنی

پالنے والے کا دوست دیکھتے ہین اسکی نسل لینے مین کسی چیز سے دریغ نہین کرتے اور اُنکا حقیقت ہے کہ جو جو ہر گھوڑے اور گھوڑی مین ہین وہی اُنکے بچون مین موجود رہتے ہین - اچھا گھوڑا اور گھوڑی مین علاوہ خوبی جسم کے ہمت اور جرئت اور چستی اور چالاکی ہے افریقہ مین اور اوقات خطرہ مین مستقل مزاج رہے - اس قسم کے گھوڑے وہ وہان کے سے محبت کرتے ہین اور اُنکا دستور ہے کہ غیر آدمی کو بہت گھوڑیوں کے ہونے دیتے ہین - بڑی خوبی یہہ کہ جب تک سوار اُنکے پاس آباد ہو تو اپنی سب خواہشون کو روکے رہتے ہین اور ایسے گھوڑے دو طرح گھوڑے کا جھوٹا کبھی نہین کہاتے اور رستے مین جہان کہین پانی مل آجاتا ہے تو اُنھین بار بار پاؤن مارنے سے بہت خوش ہوتے ہین اور بسبب تیزی قوت شامہ اور باصرہ اور سامعہ اور اپنی فطرت اور دانائی کے اپنے مالک کو میدان جنگ اور اوقات تعاقب مین ہزارہا حوادث اور مصائب سے محفوظ رکھتے ہین اور جو اُنکا مالک خوش ہو تو وہ بھی خوش ہوتے ہین اور جو مالک رنجیدہ ہو تو وہ بھی مغموم رہتے ہین اور جس سے اُنکا مالک لڑتا ہے اوس سے وہ بھی لڑتے ہین اور ہر وقت نے تامل اپنے مالک کے شریک رہتے ہین یہی باتین ہین کہ جس سے ہم خالص نسل کے گھوڑے کو پہچانتے ہین -

گھوڑون کی عادت کے بیان مین ہمارے یہان بہت کتابین ہین جنکے دیکھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لبعد انسان کے درجہ دوم مین گھوڑا ہے خلقت مین یہہ جانور نہایت صابر اور بڑا فائدہ مند ہے - ذرا سی چیز پر قناعت کرتا ہے اور طاقت مین سب جانورون سے بڑا ہے

ان کی طاقت وار بیل چار پانچ من وزن لیجا سکتا ہی اور جو اسکو اُسکی مہمیز ہر بلند
ہو گر گز اوس سے نہ دوڑا جاویگا برخلاف اسکے گہوڑا خوب جوان تنومند کو
معلوم آتا ان اور ہتھیارون اور توشہ کے لیجاتا ہی اور تمام دن تیز روی کر
ہوتا ہی اور نہی کہانے پینے کی کبھی پروا نہین کرتا - گہوڑے ہی کے سبب سے
تمام رنگ لٹرا جسپر چاہتے ہین حملہ کر بیٹھتے ہین اور اپنے عیال و اطفال کی حفاظت
کی تصدیق کرتا ہین دنیا کے تمام لذائذ زندگی انکو کیون نہ حاصل ہون گہوڑا سمایا لذ
عربی گہوڑون کا مال ہی - یہہ لوگ اپنے گہوڑے کے مقابل سونے کو مٹی سمجھتے ہین لعل
کے جواہرات کو پتھر خیال کرتے ہین - زمانہ جہالت مین اہل عرب گہوڑونکی بسبب
فائدہ کے قدر و منزلت کرتے تھے لیکن جب سے پیغمبر اسلام کا وقت آیا اور
انہون نے گہوڑے کے مدحہ اور فضائل بیان کئے تب سے تو اسکی محبت
ایک دستور مذہبی مین داخل ہو گئی - مشہور ہی کہ جب یمن کی بہت سی
قومون نے دین اسلام قبول کیا تو انہون نے پانچ گہوڑیان عمدہ مختلف
نسل کی جنگی عرب مین وہ مع ہجوم تحفی پیغمبر صاحب کے نذر کین - کہتے ہین کہ پیغمبر
صاحب اپنے خیمہ سی نکلکر اُنکے استقبال کو گئے اور اُنپر ہاتھ پہیر کر یہہ فرمایا
کہ برکت ہو تمہاری ہو اکی لڑکو - اسکے بعد فرمایا کہ جو شخص گہوڑی کو واسطے
کام خدا کے پالتا اور پالتا ہی اُنکا شمار اُن لوگون مین ہوگا جو راتدن خیرات
ظاہر اور پوشیدہ دیتے ہین اور انکو اُسکا بدلا ملیگا اور سب گناہ اُسکے
معاف کئے جاوینگے اور خوف اُنکے دل مین جگہہ نپاویگا ؛

(تمام ہوا ترجمہ چٹھی کا)

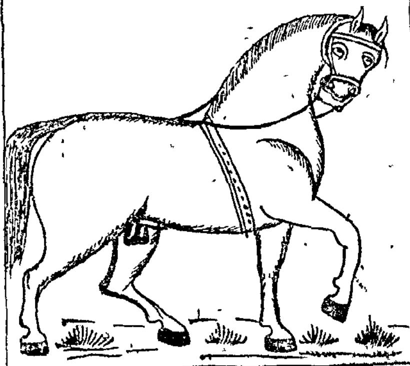
عرب کے گہوڑونکی نسل ملک بربرا اور مورس والون مین زیادہ ہی
اور نیز صحرا می لق و دق سے گذر کر افریقہ کے کنارہ غربی پر منتشر ہو گیا

اور سینگال کے امرا کے یہان نہایت خولصبورت اور تربیت پذیر گہوڑے
دیکہنے مین آتے ہین گو وے چہوٹے قد کے ہوتے ہین اور وہان انکو
بوض جو کے جوار باجرا پیکر دودہ مین ملاکر ولاسطے فربہی کے کہلاتے ہین
یہہ گہوڑے عرب کے گہوڑون سے خولصبورتی اور تیزرفتاری مین درجہ دوم
پر خیال کئے جاتے ہین الّا وہ ان سے قد مین چہوٹے ہوتے ہین اہل الطالیہ
ان گہوڑونکا عجیب کہیل بناتے ہین کہ جسمین اس نسل کے گہوڑے برخلاف
ایک دوسرے کے دوڑتے ہین جینے بدون سوار کے ایک خاص صنعت
کی پہلوان کاٹہی جوکہ چلتے وقت ایک دوسرے کے لگتی چلتی ہی رکہتی ہین
اور ایک میل لمبا اگرطا باندہ کر چہوڑ دیتے ہین خوبی یہہ ہی کہ گہوڑا برابر
اسکے اندر بہاگتا چلا جاتا ہی اور اسکو پہاندکر باہر نہین نکل جاتا ہی اور جب
چہوڑ دیا جاتا ہی تب وہ پہر کہین نہین رکتا باوجودیکہ تماشائیونکی ٹہٹی بندہی
ہوتی ہی مگر جیسا جیسا وہ بہاگتا آتا ہی ویسا ہی وے کائی سے ہٹتے ہوئے
چلے جاتے ہین۔ انگریزی گہوڑے اسقدر بہتر ہین ایسی سرعت کیساتہ
ہرگز نہین جاسکتے ہین اور تعجب کی بات یہ ہی کہ وہ اپنے راستہ کو بدون
سوار کے ازخود جان لیتا ہی۔

اگرچہ انگریزی گہوڑون مین فراست نہین ہوتی الّا وے تیزروی
مین انپر ترجیح رکہتے ہین درحالیکہ سوار بہی انپر ہو۔

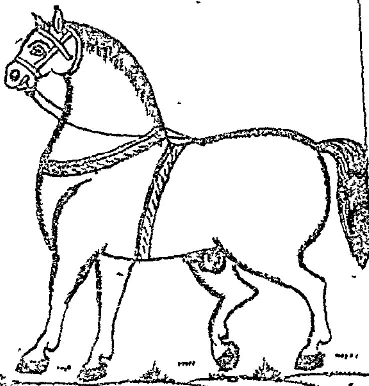
عربی گہوڑون کی نسل مصر اور فارس مین بہی ایسی ہی پہیلگئی ہی
جیسے بربر مین چنانچہ مارکس بارلس بیان کرتا ہی کہ ان ملکون مین دس
دس ہزار نقرہ گہوڑے بنگے جنگل اکہٹے نہایت تیزی سے بہاگتے ہوئے
سنے ہین اور انکے سم اسقدر سخت ہوتے ہین کہ نعل لگانیکی کچہہ ضرورت

نہین ہوتی اور ان ملکون مین گہوڑون کو رکہتے بہی اُسیطرح
عرب مین البتہ اتنا فرق ہی کہ یہان اُسکے تہان مین لید سکہا کر بار بار لے
بچہاتے ہین اور جب یہہ لید جو کہ پانچ انچہہ موٹی بچہی ہوئی ہوتی ہی گیلی
ہو جاتی ہی تب پہر سکہلا کر بچہا دیتے ہین ان اقالیم کے گہوڑے ایکدوسرے
سے بہت مشابہ ہوتے ہین۔ اکثر ویسے بدل کے چہرہرے۔ انکی ٹانگین
نہایت خوب اور سُبک پُر استخوان اور فاصلہ مناسب پر ہوتی ہین۔ بال
ہلکی کلغی خوش وضع۔ سر خوش قطع کان چہوٹے سڈول نوک دار شانے
خوشنما اُسکے نیچے کا حصّہ ناہموار نہین اور پٹھے اُسیقدر لمبے اور دم اونچی اور
گول غرض کہ سبطرح سے سڈول ہوتے ہین۔

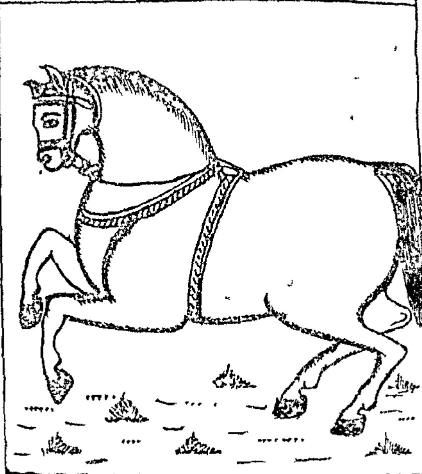


گھوڑونکی نسل کو ملک نیومیڈیا مین البتہ بڑا زوال پہنچا ہی اسوجہسے کہ ترک ظلم سے وہانکے عمدہ گھوڑے چہین لیجاتے ہین اور جو کہ انکو اپنی محنت اور جانفشانی کا ثمرہ حاصل نہین اس لیئے انکا دل اسطرف مائل نہین ہوتا۔

اہل مصر اور ٹنجی ٹینیا کے نہایت خوبصورت اور سڈول گھوڑے پالنے مین مشہور ہین۔ چنانچہ ان مین چہوٹے سے چہوٹا گھوڑا اسولہ مشت اونچا ہوتا ہی اور خوبصورتی مین ہرایک ہرن کی مثال ہوتا ہی۔



بربر کے گھوڑونکی لید سیاحان امصار و دیار ذرہ نوردان سفر شعار سیاحت پیشہ کے
گھوڑی عمدہ خیال کرتے ہین یہان کے گھوڑی مثل اسپان مذکورہ بالا کی قد مین
چہوٹے ہین الانہایت خوبصورت اور خوش رفتار سر کچھہ کچھہ بڑا ہوتا ہی بال گھنی
اور کان لمبے ہوتے ہین مگر خوب نوکدار آنکھین سرخ جلتی ہوئی شانے موٹے
کسیقدر بھاری سینہ چوڑا اور بھرا ہوا پیٹ گول اور کلان ٹانگین خوبصورت
اور بدون بالونکی۔ اور گھٹنے بربر کے گھوڑونکے سے مگر سم اونچے تاہم بہت خوب
سبکرو ہوتے ہین اور چلتے وقت اچھے معلوم ہوتے ہین ۔



اکثر اسپین مشکی یا تیلیا کیت ہوتے ہین انکی ٹانگین اور نتھنے بہت ہی کم سفید دیکھنے مین آتے ہین۔ اور چونکہ اہل اسپانیہ ان نشانیون کو اچھا نہین سمجھتے ہین لہذا وے اپنی گہوڑیون کو ایسے گہوڑون سے جنمین یہہ باتین پائی جاتی ہین گابہن نہین کراتے ہین۔ انکے پچھے پر مالک کا نام داغا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہان ضلع اینڈیلوشیا کے گہوڑے سب سے اچھے متصور ہوتے ہین۔ کہتے ہین کہ ان مین جرات اطاعت جمال اور دلیری بربر کے گہوڑون سے زیادہ ہوتی ہے۔

ملک اطالیہ کے گہوڑے اب کے بہ نسبت زمانہ سلف مین زیادہ خوبصورت تھے مگر اب بھی کہین کہین خاص کر نیو پولی تمس مین عمدہ اور خوبصورت گہوڑے ملتے ہین اور یہان کے باشندے انکو بھی جوتنے مین لاتے ہین۔ عموماً انکے سر بڑے اور گردن موٹی ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہہ بدلگام اور سرکش ہوتے ہین اس لئے تربیت پذیر بھی نہین ہوتے مگر ان ان عیوب کے عوض انمین چند خوبیان بھی ہوتی ہین یعنے جرار اور تیز رفتار بھی ہوتے ہین دیکھنے مین عمدہ اور کوہ پیمائی کے اچھے۔

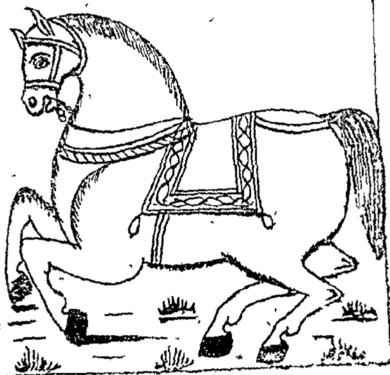
ڈینمارک کے گہوڑے ایسے ڈیلدار اور خوشنما ہین کہ بگہی وغیرہ مین جوتنے کے لئے وہ ہی سب سے زیادہ پسند کئے جاتے ہین۔ اور بعض ان مین سے بخوبی صورت کئے اچھے ہین مگر وہ بہت کم دستیاب ہوتے ہین کیونکہ اکثر انکی گردن موٹی ہوتی ہے شانے بہاری پٹھہ لمبی اور حنالی پٹھے گول اور تنگ۔



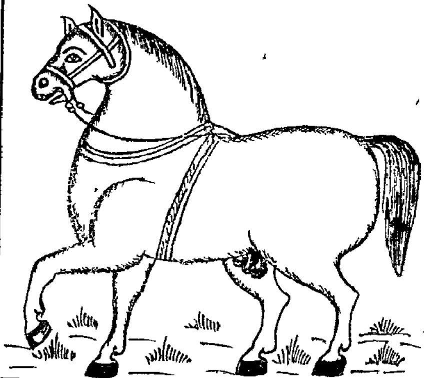
مگر یہہ خوش رفتار ہوتے ہین اور لڑای اور نمالیش دونون کام مین آتے ہین ۔ یہانکے گہوڑے سب رنگ کے ہوتے ہین بعضونکے جسم پہ چیتے کی سی دہاریان ہوتی ہین اور بعضو نپر بارہ سنگے کے سے نقطے ہوتے ہین ۔

اگرچہ جرمنی کے گہوڑے اصل مین عرب اور بربر کے گہورونکی نسل ہین مگر تاہم پست قد اور بد شکل معلوم ہوتے ہین اور یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ کمزور اور ملائم سم ہوتے ہین ۔

برخلاف اسکے ملک ہنگری کے گھوڑے باربرداری اور سواری دونوکامون
کے لئے مفید ترین ہین جنکے سوار اکثر اوقات اُنکے نتھنے پھاڑ دیتے ہین اس سبب سے
کہ وہ کہتے ہین کہ گھوڑا اس طرح سے ہنہناتا نہین مگر اُسکی کوئی دلیل قوی نہین ہے
قوم فرنچ کے گھوڑے بھی باربرداری اور جوتنے کے لئے بہتر نہین ہین چنانچہ
یہانکے گھوڑے اس کام مین اکثر ممالک فرنگ مین مستعمل ہین اور سب بہی عمدہ فرانس
سے آتے ہین - فلینڈرس والونکے گھوڑونمین اور اُنمین مین آسمان کا فرق
ہے اکثر اُنکے سر بڑے ہوتے ہین اور پیر چپٹے ٹانگین پھولی ہوتین - اور یہہ یہان
گھوڑونمین بدرجہ نہایت مذموم ہین -



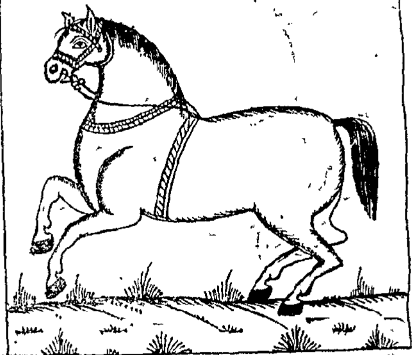
ملک فرانس کے گہوڑے بہت قسام کے ہوتے ہین ۔
بی قسم کے گہوڑے کم ہوتے ہین یہان کے گہوڑون مین جو نہایت عمدہ ہوتے ہین
ضلع لموسن سی آتے ہین اور بربر کے گہوڑون سے بہت مشابہت رکھتے ہین
نہین کیطرح تعاقب کے مطلب کے ہوتے ہین لیکن انکی تکمیل دیر مین ہوتی
ان بچپن مین انکی نہایت خبرداری کرنا پڑتی ہی اور جب اٹھہ برس کا ہوجاتے
ب اسپر سواری نہین کیجاتی ہی بعد انکے ضلع نارمنڈی کے گہوڑے
چھے ہوتے ہین گوکہ تعاقب اور شکار مین انکی برابر نہین ہوتے لیکن لڑائی کے
ری مطلب کے ہوتے ہین ۔ بالعموم یہہ بات ہی کہ فرانس کے گہوڑون مین برخلاف
بربر کے گہوڑون کے یہہ نقص ہوتا ہی کہ انکے شانے بھاری ہوتے ہین ۔



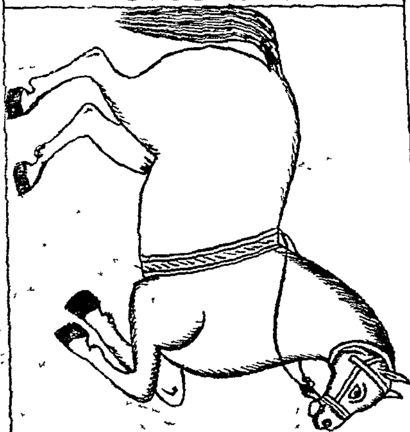
جبکہ ہم یورپ کے مشہور اور معروف جگہونکے گہوڑونکی تعریف کر چکے تو
اب اور اقالیم کیطرف توجہ کرتے ہین اور انکا تذکرہ بموجب حوالہ سیاحان کوہ
وہامون وسیاحان ربع مسکون کے معرض بیان مین آتا ہی - امریکا کے جنگلی
گہوڑونکا تو بیان کر چکے مگر وہان کے گہوڑے جو پلاؤ ہوتے ہین عجائب عجائب
کرتب کرتے ہین بہت سے اسی مقصد کیواسطے وہان پالے جاتے ہین خاصکر مقام
کیوٹو مین شکاری جب شکار کو جاتے ہین تو اُنکے دو فریق ہوتے ہین ایک پیادہ
اور دوسرا گہوڑونپر سوار - پیدل کا یہ کام ہوتا ہی کہ وہ ہرن وغیرہ کو جہاڑی سے
نکالدیوے اور سوار اُسکو شکار کرتا ہی - یہہ فریق علے الصباح ایک موقع پر
جو اکثر پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہی جاتا ہی - اور سب کے ساتھ اپنے اپنے شکاری کتے
ہوتے ہین سب سے اونچی چوٹی پر سوار جاکر کہڑے ہوتے ہین اور پیدل
دامن کوہ مین پھرتے رہتے ہین اور ہرنکو چونکاتے ہین شور مچاتے
ہین اسطرحسے جماعت دس بارہ کوس کے گرد مین پھیلجاتی ہے اور اگر زیادہ ہوئے ہین
تو اور بھی دور تک پھیلجاتی ہین جبہی کہ شکار نکلا اور گہوڑے نے دیکہا وہین
اُسکے پیچھے دوڑنا شروع کیا اور پہر اس زور سے بہاگتا ہی کہ سوار آپ مین
نہین رہتا نہ گہوڑے کو روک سکتا ہی نہ پہیر سکتا ہی اور شکار کا تعاقب کیے
چلا جاتا ہی کبہی ایسی ڈہلوان پہاڑی کے نیچے جسپر پیادہ کا کیا امکان جو پیر جما سکے
کبہی ایسی پہاڑی کے اوپر جسکی صورت دیکہکر دم نکلجاتے اور سوار جنسے
مرنا قبول کرے اور ایسے شکار سے انکار کرے - جاتا ہی - جب ایک گہوڑا
اسطرح سے بہاگنا شروع کرتا ہی تب ہی باقی کے سب گہوڑے اُسکی ہمراہی شروع
کرتے ہین اور سوار کے اشارے کے مطلق منتظر نہین رہتے چنانچہ سوار
بہی براہ دور اندیشی اُنکے مانع نہین ہوتے ہین بلکہ اور کانٹا مارتے جاتے

ہین ناکردہ کرارہ پر چڑہہ جاوے اس قسم کے شکار کے لئی گہوڑونپر خوب سواری اور مشق کیجاتی ہی اور وکلی سکہائی جاتی ہی۔ آرجی پیلیگو مین بہت عمدہ گہوڑے ہوتے ہین۔

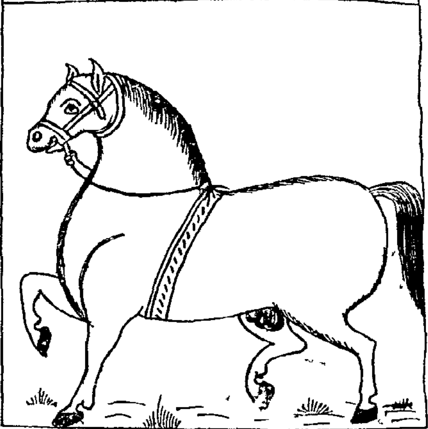
جزیرہ کریٹ کے گہوڑے زمانہ سلف مین طاقت اور تیزی کے لئی بہت مشہور تھے مگر اب وے بہت کم مستعمل ہین یہانتک کہ اُس جزیرہ مین خود وے استعمال نہین کئے جاتے ہین بہ سبب ناہمواری زمین کے۔ سراکوکے اصلی گہوڑے عربی گہوڑون سے نہایت چہوٹے ہوتے ہین الّا نہایت تیز اور قوی۔



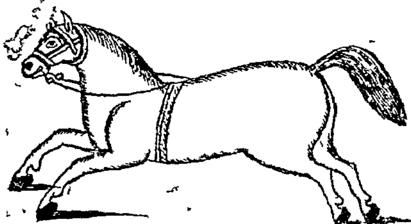
روم مین قریب قریب سب قسم کے گھوڑے ہوتے ہین مگر سوا
اُس ملک کے گھوڑونکے وہان عربی و تاتاری ہنگریس وغیرہ کے گھوڑے
ہوتے ہین۔ ان سب مین ہنگری کے گھوڑے نہایت خوبصورت اور قطعدار
ہوتے ہین اُنمین چالاکی اور سلیقہ شعاری بہت ہوتی ہے مگر ماندگی کی نہین برداشت
کرسکتے ہین وہ کم کہاتے ہین اور بہت جلد گرم ہو جاتے ہین انکا پوست
ایسا نازک ہوتا ہے کہ رکاب کی رگڑ گوارا نہین کرسکتا۔



شرقی گھوڑون مین فارس کے گھوڑے نہایت وضعدار اور قیمتی ہوتے ہین
اسملک بین اضلاع میڈیا پر سیپولس اڑوبل اور ڈرمینٹ وغیرہ مین بہت
عمدہ چراگاہین ہین جہان کہ گھوڑونکی خوب پرورش ہوتی ہی پیر وڈیوا پٹلی
فارسی گھوڑونکو اطالیہ کے گھوڑونپر فضیلت دیتا ہی اور بیان کرتا ہی کہ وی
بالعموم متوسط الاجسام ہوتے ہین اور جو نہایت پست اندام ہوتے ہین
وے بھی خوبصورتی اور قوت مین کچھہ کم نہین ہوتے ہین یعنے انکی اونچی
جیسے انگریزی زین سواری کے گھوڑے انکا سر پر گوشت نہین چوٹی خوشنما
سینہ تنگ چھوٹے چھوٹے گوش خوش وضعی کے ہم آغوش ٹانگین پتلی
سم سخت بچھے خوبصورت -

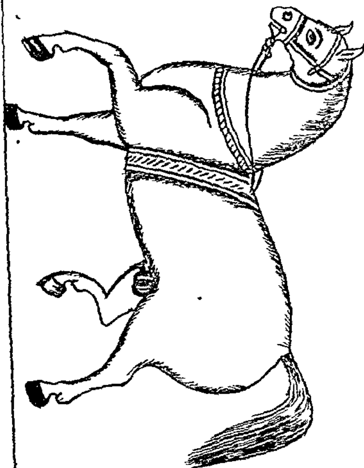


اور تربیت پذیر جرار چالاک جفاکش اور حوصلہ ور ہوتے ہین ماندگی کو خوب
برداشت کرتے ہین تیزی سے دوڑتے ہین جلدی سے تھکتے نہین اور مضبوط
اور قوی جثہ ہوتے ہین جلد نشو و نما پاتے ہین وہ صرف جوَ اور بھرا پولہ کہاتے
ہین۔ اور موسم بہار مین انکو صرف چھ ہفتہ تک گھاس چگاتے ہین اُنکی دُم لمباو مین
پوری ہوتی ہی اور اُنکے اختہ گہوڑے نہین ہوتے ہین اور ہوا سے حفاظت
کے لئے اُنپر گردنی ڈالدیتے ہین یہانتکے لوگ اُنپر بلاناغہ مشق سواری کرتے
ہین اور اکثر اوقات دوسرے پر سوار ہوتے ہین بہت سے گروہ کے گروہ
ہر سال یہان سے ترکستان کو جاتے ہین اور بہت سے ہندوستان کو۔
گو کہ یہہ ایسے ہوتے ہین لیکن سیاح کہتے ہین کہ عرب کے گھوڑون کی
برابری نہین کرسکتے نہ جرات مین نہ طاقت مین نہ صورت مین یہانتک
کہ عربی گہوڑونکی تلاش فارس مین بھی رہتی ہی۔
ہندوستان کے گہوڑے اپنے نہایت مختلف ہوتے ہین کیا معنی
سے بہت کمزور ہوتے ہین اور محنت کیوقت پسینا لاتے ہین چنانچہ وہ جو اس
ملک مین امرا اور اغنیا کی سواری مین آتے ہین۔



ے عرب اور فارس کے ہوتے ہین - ان مین گھاس کہلاتی جاتی ہے
ات کو دانہ یا میلا دیا جاتا ہے - اس غذا سے وے جلد توانا ہوجاتے ہین
رنہ جلد کمزور اور نکمے ہوجاوین - وہ گھوڑے جو اس ملک کے خاص ہین
جاب چھوٹے اور عیب دار ہوتے ہین بلکہ بعضے انمین کے ایسے چھوٹے
ہوتے ہین جو قد مین مثل شکاری کتے کے ہوتے ہین چنانچہ عرصہ قلیل گذرا
کہ ایک قسم کا گھوڑا بطور تحفہ کے انگلستان کو بھی گیا تھا جو کہ بطور سگ کے ہی
بلند تھا سے اونچا نہ تھا پس معلوم ہوا کہ آب وہوا نہایت گرم اقلیم کی
انکے حسب حال نہین اور یہی وجہ ہے کہ اسپان گولڈ کوسٹ اور گنی کے نہایت
چھوٹے ہوتے ہین مگر خوب تربیت پذیر بھالہ اندازی کی مشق اہل ہند
انپر خوب کیا کرتے ہین اور چوگان کہ جسمین سوار اور گھوڑے دونو کی تیزی
اور چالاکی ظاہر ہوتی ہے خوب کھیلتے ہین - اسطرح پر کہ سوار ہاتھ مین بلا
یعنے ڈنڈا لیکر گیند کو اس سے مارتا ہے اور گھوڑے پر چڑھے چڑھے اس
گیند کو برابر بلّے سے کبھی بسمت راست کبھی بسمت چپ کبھی آگے اور کبھی پیچھے اس
نمط مارتا ہے کہ زمین مین نہین آنے دیتا اور ایسا گھوڑے کو بھگاتا ہے کہ تماشائی
کو نہایت تعجب آتا ہے -
چین کے گھوڑے بھی مثل ہندوستان کے نکمے ہوتے ہین - وے کمزور اور
بزدل اور چھوٹے اور بدشکل ہوتے ہین -
کوریا کے گھوڑے تین ۳ فٹ سے زیادہ اونچے نہین ہوتے ہین یہان قریب
قریب کل نسل کے گھوڑے اختے ہوتے ہین اور ایسے ڈرپوک کہ اصلا لڑائی
کام کے نہین اسی سبب سے کہا گیا ہے کہ ترکستان کے گھوڑے ہی چین پر غالب
آنیکے باعث تھے - کیونکہ یہ لڑائی کے نہایت مطالب کے ہوتے ہین اور گو

میانہ قد کے ہوتے ہین الاّ نہایت صابر اور طاقت ور تند اور چرار انکے سم
نہایت سخت ہوتے ہین - گو چھوٹے اُنکے سر اچھے ہوتے ہین مگر بہت
کوچک ٹانگین نہایت لمبی اور سخت ہوتی ہین حالانکہ اُنمین یہہ عیوب ہین تاہم
اُنکی نسل بہت عمدہ تصور کیجاتی ہے -



ترکستان والے بھی مثل بدویوں کے گھوڑوں پر بسر کرتے ہیں سات یا آٹھ مہینہ کی عمر میں بچہ کو ماں سے توڑا لیتے ہیں اور اپنے بچوں کو انپر چڑھایا کرتے ہیں جس سے کہ وہ ابتدا ہی میں تربیت پذیر ہوجاتے ہیں اسی طرح رفتہ رفتہ وے سات برس کی عمر میں ایسے عادی ہوجاتے ہیں کہ سواری میں کسیطرح کاہل نہیں لاتے ہیں۔

بالجملہ ایران کے گھوڑے ایسے محنتی اور جفاکش ہوجاتے ہیں کہ دو دو تین تین روز متواتر بلا توقف چلے جاتے ہیں پانچ پانچ چھہ چھہ روز تک کچھہ کھانیکو بجز ایک مٹھہ گھاس کے جو تین پہر بعد دیجاتی ہے نہیں کھاتے ہیں اور آٹھہ آٹھہ پہر تک پانی نہیں پیتے ہیں یہہ گھوڑے جو کہ اپنے ملک میں ایسے طاقتور اور جرار ہوتے ہیں جب ملک ہند اور چین میں لائے جاتے ہیں تو یہہ اُنکے سب اوصاف کافور ہوجاتے ہیں۔ اِلّا ملک فارس اور ترکستان میں یہہ خوب بالیدگی پاتے ہیں چھوٹے گھوڑوں کی نسل شمال کیطرف ہوتی ہے جو ایسی قیمتی اور بیش بہا متصور کیجاتی ہے کہ دوسرے ملک والوں کے ہاتھہ اُنکے فروخت کرنے کی قطعی ممانعت ہے۔

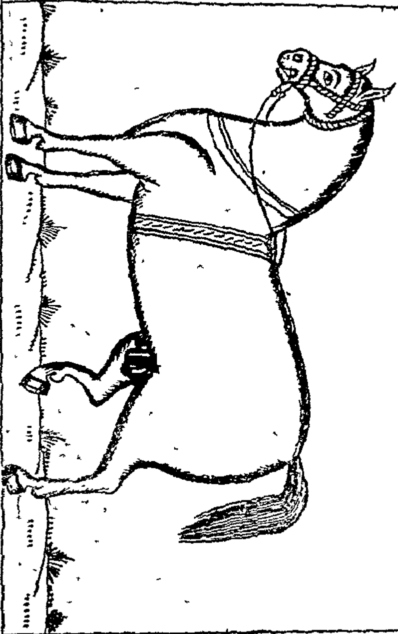
اور یہہ اسپان پست قد وہی اوصاف رکھتے ہیں جو کہ بڑے بڑے گھوڑے قدآور۔ شاید وجھہ اسکی یہہ ہے کہ اُنپر مثل بڑے گھوڑوں کے سلوک و تربیت کیجاتی ہے۔

سرکیشیا اور منگرلیا میں بھی بہت عمدہ گھوڑے ہوتے ہیں۔

اگرچہ اور پلیشیا اور پولینڈ اور سویڈن میں بھی بڑے قیمتی گھوڑے ہوتے ہیں لیکن ہمکو اُنکے عیب و صواب سے بخوبی آگاہی نہیں۔

حسب قول قدما گھوڑے خطۂ یونان کے اور خاصکر تہسلی کے واسطے امور جنگی

کے مرغ مشہور تھے۔
اور گھوڑے انگلستان کے سب سے بڑے جسامت میں مشہور۔



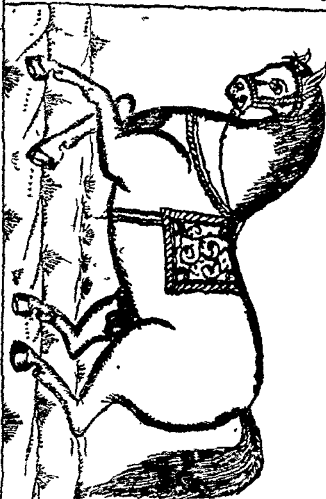
اور امور سے مصر کے واسطے حسن و جمال اور خوبصورتی اور سڈولی کے مشہور تھے۔



اور گھوڑے ہتیوپیا کے بہت سمند نہیں سمجھے جاتے تھے اور گھوڑے عرب اور افریقیہ کے بدرجہ غایت خوبصورت مفہوم ہوتے تھے اور دوڑ کیواسطے بھی بہت خوب متصور کئے جاتے تھے۔

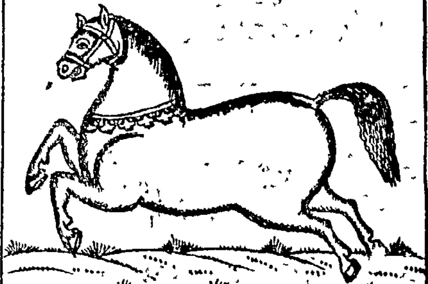
اور اسپان اطالیہ اور خصوصًا اپیولیا کے بھی بہت اچھے سمجھے گئے تھے۔ اور اسپان سسلی کپیدوشیا یبریا آرمنیا میڈیا اور فارس کے واسطے تیز رفتاری اور طاقت کے نہایت مشہور تھے۔ اور سارڈینیا اور کارسیکا کے گھوڑے گو چھوٹے ہوتے تھے الا تند اور جرار۔

اور اسپین اور پارتھیا کے گھوڑے لڑائی کے لئے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ وکیشیا اور ٹرمیسل وینیا کے گھوڑے کی دم گچھے دار ہوتی ہے اور بال زمین تک لٹکتے ہوئے۔



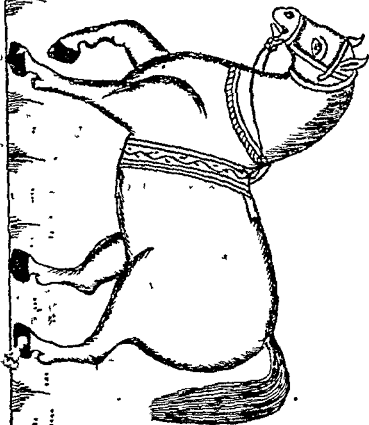
اور یہہ بھی نہایت تیزرو اور چالاک ہوتے ہیں۔

اور ڈنمارک کے گہوڑے کود پہاند کے لئے مشہور ہے۔



اور اسکینڈینیویا کے گہوڑے چہوٹے پر خوبصورت ہوتے تھے اور بڑی تیجل

- اور فلینڈرس کی نسل مضبوط۔ اور فرانس کے گھوڑے باربرداری
کے تھے بہت اچھے۔۔۔۔ اور جرمنی والون کی نسل ایسی خراب چھوٹی
اخس اور بدوضع کہ نہایت نکمی سمجھی جا کر کسی مصرف مین نہین لائی
جاتی تھی۔



سویزرلینڈ اور ہنگریہ کے گھوڑے اچھے ہوتے تھے اور ہندوستان
کے گھوڑے بہت چھوٹے اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔
گولڈ اسمتھ اپنی کتاب مین رقم طراز ہے کہ یہان تک دنیا بھر کے

مختلف گھوڑون کا بیان مصر مین بحرین ایا الا ایک نسل کا جو اصل الاصل
ہو ابھی ذکر نہین کیا گیا اور وہ انگریزی گھوڑونکی نسل ہے وہ لکھتا ہے
کہ یہہ گھوڑے دنیا بھر کے گھوڑون سے قدیم ہون یا جدید قد و قامت
تیزی اور خوبصورتی مین درجہ اول کے خیال کئے جاتے ہین سبب اسکا
یہہ ہے کہ کوشش بلیغ طرف بہم پہنچانے اسپان بہترین کے چہار دانگ
دنیا سے پے در پے ملحوظ خاطر رکھی گئی چنانچہ اب انگریزی گھوڑے ان
اوصاف پر حاوی ہین کہ جنپر کہین کے گھوڑے آجتک نہین ہوئے۔
جو کہ تناسب نسل اور عمدگی زمین اور احسن الانتظامی کما حقہ عمل مین آئی
اس سے اس ملک کے گھوڑے نے کاخ کمال کی بام پائی۔
انگریزی گھوڑا قد اور تیزی مین عربی سے زیادہ اچھا ہوتا ہے اور بربری
گھوڑے سے زیادہ جفاکش اور فارس کے گھوڑے سے زیادہ مضبوط
وہ گھوڑے دو منٹ مین ایک میل جاتے ہین اور بعض اوقات اس سے
بھی زیادہ جسنے مشاہدہ مین آیا ہے کہ وہ ۸۲ فیٹ ایک سکنڈ مین جسنے قریب
میل بھر کے ایک منٹ مین جاتے ہین القصہ کہین کے گھوڑے ہمارے
گھوڑون کی تیز رفتاری مین نہ طاقت مین برابری کرسکتے ہین اور انہین دو
باتون پر ہمارے یہانکے گھوڑے کی قدر و منزلت منحصر ہے۔ اسی سبب
سے جب کبھی کہ اہل فرانس یا اور ملک والے ہمارے یہانکے گھوڑونکا
ذکر کرتے ہین تو وے نقص رفتار مین قرار دیتے ہین جسنے بھدی
اور بد وضع رفتار بتلاتے ہین اور گو وے ان گھوڑون کو بہت اچھا خیال
کرتے ہین الا انکی رفتار کو سبک اور خوشنما نہین کہتے۔ مگر یہہ مورخ اتنا خیال
نہین کرتے ہین کہ یہہ عدم جمال رفتار محض نتیجہ ہے ہمارے دستور تربیت کا

ہم صرف چالاکی کا ہونا اس جانور مین مقدم سمجھتے ہین حالانکہ اہل فرانس و
دیگر اقالیم صرف نمایش کے خواہان رہتے ہین اور اسیوجہ سے ہم اپنے
گھوڑونکو سرپٹ بھگاتے ہین اور دوسرے ملکون کے لوگ چھوٹے انکے
بل نچاتے اور کودواتے ہین ہم انکو بڑا بڑا قدم ڈالنا سکھاتے ہین اور
دے بخلاف اسکے جھکنا سکھاتے ہین البتہ اس تربیت مین اسقدر نقص
ہی کہ ہمارا گھوڑا بعض اوقات سامنے کو گرتا ہی اور اہل فرانس کا تربیت یافتہ
گھوڑا سامنے کو کبھی نہین گرتا ہی مگر اکثر اوقات پہلو کے بل گرتا ہی اسواسطے
وہانکے سوار سخت بوٹ پہنتے ہین تاکہ جب کبھی حادثہ پیش آوی تو ٹانگ کو ضرر
نہ پہنچے۔ ہم بھی اپنے گھوڑونکو یہہ خوبصورتی اور نمایش کہ جسکے باشندگان
اقالیم ایسے خواہان اور جویان رہتے ہین آسانی سے دیسکتے ہین لیکن بلا شبہ
اسکے ہونے سے انکی تیزروی اور مستقل مزاجی مین بڑا فتور آویگا۔
گوکہ دوسرے ملک والے سابق مین ہمارے گھوڑونکو بچشم حقارت دیکھتے
تھے مگر اب انکو غلطی اور کجفہمی کا ثبوت کامل ہوگیا اور بخوبی جان گئے۔ اور
ہمارے گھوڑے پر نظر تعریف اور تحسین ڈالنی لگے اور اب ہمارے یہان کے
اختون کے گروہ کے گروہ کل براعظم یورپ مین فروخت کیواسطے جانے لگے
اور نہایت بیش قیمت کو بیع ہونے لگے اور ہمارے یہان کی گھوڑیان و
سانڈ بموجب حکم قانون باہر کے ملکون کو نہین جانے پاتے اور اسیطرح کا
حکم اتھلیستن کے زمانہ مین جاری تھا جسنے اس نے ممانعت کردی تھی
کہ کوئی گھوڑی اور سانڈ دوسرے ملک کو نجانے پاوی۔ مگر وے جو بطور
نذرانہ اور تحفہ کے بھیجے جاوین۔
رچرڈ دی بیلگی نے جسکو ولیم اول نے بخطاب ارل آف شروزبری ممتاز

اور ممتاز فرمایا تہا اولاد دستی نسل کیطرف توجہہ فرمائی اُسنے ہسپانیہ کے
سانڈ پودس لینڈ مین جوکہ ویلس مین واقع ہی منگوائی جسکے سبب سے کہ یہہ حصہ
ملک مدت مدید تک واسطے تیزرو اور اصیل گہوڑونکے مشہور رہا بہر کیفیت
اُس زمانہ مین طاقت اور تیزی کیطرف توجہہ زیادہ کیجاتی تہی بہ نسبت [illegible]
سے گہوڑونکے چہرے بوقت معرکہ زرہ مین ملبوس رہتے تہے جسکو کہ [illegible]
اُنکے اوپر ڈالتے تہے خواہ بنظر خوبصورتی خواہ بقصد حفاظت ۔

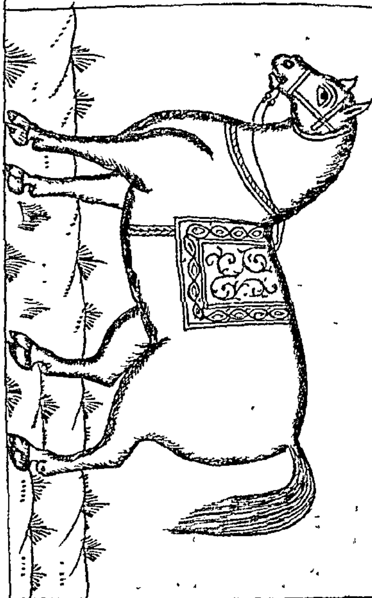
کہا گیا ہی کہ ایام سلطنت اسٹیفن مین صرف لندن مین بیس ہزار گہوڑونکا
شمار کیا گیا تہا۔ ملکہ الیزبتہ کیوقت مین دو ہزار گہوڑے تمام سلطنت مین
واسطے رسالہ کے دستیاب نہو سکے ۔ فی زماننا تعداد اول بہت ترقی پر آگئی
یعنے صدی گذشتہ مین تیرہ ہزار سوار بہم پہونچے اور اگر اُس سے زیادہ
سختی کیجاتی تو اُس سے چہار چند بہم پہنچ سکتے تہے ۔ زیادتی گہوڑون سے
جیسا کچہہ فائدہ یا نقصان ملک کیواسطے متصور ہے اُسکے ذکر کا یہہ محل نہین
لیکن اغلب ہی کہ جسقدر شمار گہوڑونکا زیادہ ہوتا جائیگا۔ اُسیقدر بنی آدم کو تحصیل
معاش یعنے غلہ وغیرہ کی پیداوار کم ہوتی جائیگی اور دقت پیش آتی جاویگی
اور چونکہ گہوڑون سے فوائد بیشمار پہنچتے ہین اسلئے ہمکو قانوناً حکم ہونا ضرور ہی
کہ اُنکی ترقی نسل کیطرف کوشش بلیغ کیجاتے کیونکہ یہہ جانور افضل وسیلہ
سوداگری اور حفاظت ملک کا تصور کیا جاتا ہی ۔ اب ہم اُس بیان کو اِس [illegible]
مین زیادہ طوالت دینا مقتضای دوراندیشی نہین سمجہتے تاکہ ہمارے ناظرین کی
طبع پر بار خاطر نہو۔ اسلئے ہم کیمبرس کے قول کو تحریر کرکے تمام کرتے ہین وہ [illegible]
ہے کہ گہوڑونکے اکمل ہونیکے لئے اوصاف ذیل کا ہونا ضرور ہی یعنی اُسمین تین باتین
عورت کی سی ہونا چاہئین سینہ چوڑا پیچہے گول بال لمبے۔ تین باتین شیر کی سی

ہونا چاہئین چہرہ ہولناک تلیش نے روک ہمت کمال تین باتین بہیڑ کی سی ہونا چاہئین جیسے ناک اور حلم اور تصبر- اور تین باتین ہرن کی سی ہونا چاہئین جیسے سر ٹانگ اور پہرتی- اور تین باتین گرگ کی سی ہونا چاہئین حلق اور گردن اور قوت سامعہ- اور تین باتین روباہ کی سی ہونا چاہئین گوش دُم اور رفتار- تین باتین سانپ کی سی ہونا چاہئین یادداشت نظر لچک- تین باتین خرگوش کی سی ہونا چاہئین دوڑ اور جست اور مستقل مزاجی-

واضح ہو کہ اکثر گہوڑے مجمع مین رہتے ہین اور جنگلی حالت مین تنہا صحرا اور بیابان مین رہتے ہین- ایک عجیب امر طبعی ڈاکٹر ٹرین اپنی کتاب مین گہوڑونکا بیان کرتا ہے- وہ لکہتا ہے کہ گہوڑا صرف نتہنونکی راہ سے دم لیتا ہے اور مُنہ کی راہ سے نہین لیتا کسواسطے کہ اُس سے چاہے جتنی مشق لیجای وہ مُنہ ہرگز نہین کہولتا ہے جبتک کہ اُسکے نیچے کا جبڑا زبردستی لگام کے وسیلے سے نہ کہولا جای اور یہی وجہہ ہے کہ جب گہوڑا خوب بہگایا جاتا ہے تب وہ نتہنے پہلا لیتا ہے-

ملک سائبیریا کے جنوبی حصونکے صحراے لق ودق مین ایک قسم کا گہوڑا ہوتا ہے جو اکثر باتون مین اسپان مذکورہ بالا سے مختلف ہوتا ہے وہان بیس بیس پچیس پچیس کے غول رہتے ہین اور عالم جنگلی مین عام گہوڑون کے سے انہین اوصاف ہوتے ہین مگر تیزروی مین صف اونسے نہایت زیادہ ہوتے ہین- انکا سر بڑا ہوتا ہے پیشانی چپٹی اور صرف اٹہتیس دانت ہوتے ہین لیکن فرق عظیم یہہ ہے کہ انکی دُم پتلی مثل گاو کے ہوتی ہے اور آدہی دُم پر بال نہین ہوتے ہین اور صرف نیچے کے حصہ مین لنبے لنبے خاکستری رنگ کے بال ہوتے ہین-

اور جنوبی امریکا مین ایک قسم کا گہوڑا ہوتا ہی جسکے سم مثل جگالی کرنیوا
جانورونکے پہٹے ہوئے ہوتے ہین وہ دیکھنے مین اور قد مین اور رنگ مین
گدہے کے مشابہ ہوتا ہی الا اسکی آواز اور کان مثل گہوڑے کی ہوتے
ہین - اور وہ بہت وحشی مزاج اور چالاک اور مضبوط ہوتا ہی -



اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جبکہ گھوڑے کے دل میں جوش محبت یا
خواہش بھوک وغیرہ ہوتی ہے تو وہ اپنے دانت نکالتا ہے اور ہنستا ہوا
سا معلوم ہوتا ہے علی ہذا القیاس جب غصہ میں آتا ہے تب بھی دانت نکالتا ہے
اور کاٹنے کو منہ دوڑاتا ہے بعض اوقات وہ اپنی زبان چاٹنے کو نکالتا ہے
لیکن بیل گائے کی نسبت جو کہ اکثر اوقات اپنے مالک کو چاٹا کرتے ہیں اور کہ
باوجود چاٹنے کے اپنی محبت اپنے مالک سے نہیں رکھتے اگر گھوڑے کے ساتھ
بدسلوکی کیجائے تو وہ اسکو عرصہ دراز تک یاد رکھتا اور بیل کی نسبت جلد
بدلا لینے کو تیار رہتا ہے۔

جبکہ گھوڑے کی طاقت سے زیادہ کام لینا چاہو تو وہ اطاعت نہیں
کرتا بلکہ غصہ ہو کر سیدھی کرجاتا ہے بخلاف بیل کے کہ باوجود سستی اور کاہلی کے
جو بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ ہے اپنے مقدور سے زیادہ کوشش کرنے میں
دریغ نہیں کرتا اور نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ جلد تھک جاتا ہے۔

گھوڑا آدمی کی نسبت کم سوتا ہے حالت تندرستی میں صرف دو تین گھنٹے
آرام کرتا ہے پھر آنکھ کھلنے لگتا ہے اور جب کبھی وہ بہت تھک جاتا ہے
تب وہ دوبارہ کھڑا کرلیٹ جاتا ہے بالجملہ رات دن میں پہر سوا پہر سے زیادہ
نہیں سوتا۔ بعض گھوڑے ایسے بھی ہیں جو کبھی نہیں لیٹتے ہیں کھڑے
کھڑے سو جاتے ہیں۔ یہ بات اکثر مشاہدہ کیگئی ہے کہ اچھے گھوڑے
زیادہ تر سوتے ہیں۔

سب جانور ایک طرح سے پانی نہیں پیتے ہیں گو سب سر جھکا کر
پانی پیتے ہیں کیونکہ بدون اسکے پانی پینا آنا ممکن ہے لیکن اس طرح
سے بندر اور دوسرے جانور ہاتھ والے مستثنیٰ ہیں جیسے کہ آدمی

کیطرح پانی پیتے ہین گیا معنے جب کبھی ابخورہ یا پیالہ دیا جاوے تو وہ
اسکو ہاتھہ مین لیکر جرعہ جرعہ پی لیتے ہین۔

جانور اسطرح پانی پیتے ہین جسمین انکو یہہ کام بآسانی متصور ہی مثلاً کتا
کہ جسکا منہ بہت بڑا ہوتا ہی اور زبان لمبی اور پتلی چپڑ چپڑ کرکے پانی پیتا ہی
اور وہ پیتے وقت زبان کو لچکا کر چمچا سا بنا لیتا ہی کہ جسمین بار بار چپڑ چپڑ کرنے
کے لئے ایک مقدار مناسب اشیاء مشروبکی آجاتی ہی اس طریقہ کو وہ
بہ نسبت ناک ڈبو کر پانی پینے کے خوب سا اور اکثر جانورونکی عادت ہی زیادہ تر
پسند کرتا ہی۔ گھوڑا برخلاف اسکے کہ جسکا منہ چھوٹا ہوتا ہی اور جسکی زبان
نہایت چھوٹی اور موٹی ہی اور جسکی زبان چمچہ سان نہین ہوتی اور جسکو
بہ نسبت کہانے کے پانی کیطرف میل زائد ہی ناک اور منہ بسبب رغبت شدید
کے پانی کے اندر جھٹ داخل کردیتا ہی۔ اور بڑے بڑے گھونٹ سے ایکساتھ
پی جاتا ہی بیچ مین دم نہین لیتا بخلاف کتے کے جو دم لے لیکر پیتا ہی۔

گھوڑونکو جب وے سفر سے آئیں تو پسینہ مرنیکے بعد چند گھونٹ پانی
پلانا ضرور ہی۔ لیکن بہت ٹھنڈا پانی پلانا نچاہیئے کیونکہ اس سے علاوہ
قولنج کے زکام ہوجانے کا خطرہ ہے کیونکہ وہ پانی کے شوق مین منہ کو
ناک تک ڈبو دیتا ہی اور یہہ زکام کا مقدمہ ہی گلنڈر مین ہوجانیکا جو کہ ایک مرض
نہایت خطرناک اور مہلک ہی۔ اور مصدق ہمارے قول کی ایک یہہ بات
ہی کہ گدہے جو کہ ناک ڈبو کر پانی نہین پیتے ہین بلکہ ہونٹ تک بچائے
رکھتے ہین باوجودیکہ انکی ساخت و پرداخت اندرونی بالکل گھوڑے کے
مشابہ ہوتی ہی اس مرض سے محفوظ رہتے ہین۔

گھوڑون کے کل امراض بیان کرنیکا یہان موقع نہین کیونکہ اس سے

طوالت مضمون جو طبع ناظرین پر بار ہوگی منظور ہے مگر اتنا مین اور کہتا ہون کہ اس جانور کی حفظ صحت کیطرف کم توجہ کیجاتی ہو۔ اکثر اوقات جب کوئی مرض پیدا ہو جاتا ہی تو جاہلون سے معالجہ کرایا جاتا ہو اس لئے کہ اس فن کے واقف لوگ بہت کم ہین کاش اگر لوگ اس فن کیطرف توجہ کرین تو کیا فائدہ مترتب ہو۔ ہم نام آوری اور نیز منفعت دنیوی اور جانورون کے علاج کرنے سے تحقیر اور تذلیل اپنی نہ سمجھین۔ اور نیز تحصیل اس فن کی پاس سا متصور ہی کیونکہ جانورونکی بیماریان بہ نسبت آدمیونکے کہلی ہوئی ہوتی ہین اور انکے معالجہ مین اتنی دقت نہین اور صحت بھی جلد مترتب ہوتی ہو اور تجربہ ادویہ کے لئے موقع بھی بہت عمدہ موجود ہی کہ جیسا آدمیونمین ممکن نہین پس بلا خوف وخطر اس طرح سے اس فن کی ترقی بدرجہ غایت ہو سکتی ہی کہ جس سے صدہا علاج ایسے معلوم ہو جاوینگے جو آدمیونکے حق مین بھی نہایت کارآمد ہونگے۔

اب ہم مصلحت جانکر گہوڑے کی پیدائش اور اسکی عمر اور نسل اور کہیت کی شناخت کا حال بیان کرتے ہین اور ازان بعد بال بہونرئون کی تشریح اور اسکے عیب وصواب کی تصریح۔

جاننا چاہیئے کہ جب گہوڑے کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو اسکے منہ مین کوئی دانت نہین ہوتا اور اسوقت اسکو کرہ کہتے ہین ایک مہینے کے بعد دو دانت اوپر کے اور دو دانت نیچے کے نمود ہوتے ہین اسوقت اسے تنا یا کہتے ہین۔ پانچوین مہینے ایک دانت نیچے کا اور ایک اوپر کا اور نکل کر سب دانت تلے اوپر کے چہہ ہو جاتے ہین اسوقت مین اسکو سطات کہتے ہین۔ آٹھہ مہینہ کے بعد تین تین دانت نیچے اور اوپر کے اور

نکلکر سب گنتی مین بارہ دانت ہوجاتے ہین۔ گھوڑے کی عمر کی پہچان
انہین دانتون سے ہوتی ہے اور اسوقت سے دو برس کی عمر تک گھوڑا
ناکند کہلاتا ہی۔ اور دو برس سے گذر کر چار برس کی عمر تک دوایک کہلاتا
ہی۔ اور بعد چار برس کے جب چار دانت گر کے ہموار نکلتے ہین اسوقت
سے گھوڑا چار سال خیال کیا جاتا ہی اور شروع جوان اور سواری شکار کے
کام مین لانیکے لایق سمجھا جاتا ہی یہانتک کہ جب سب دانت گر کے
ہموار نکل آتے ہین اُسکے بعد نیچے کے دانتون کی جڑ گرد و دانت مثل
نیش کے اور نمود ہوتے ہین اُسوقت سے گھوڑا پنج کہلاتا ہی اور
نو برس کی عمر تک ان نیشون پر سیاہی رہتی ہی اور یہی سیاہی نشانی
گھوڑے کی جوانی کی ہی۔ لیکن بعد اسکے نیش پر سفیدی آجاتی ہی۔ اسوقت
مین اسے سلے پنج کہتے ہین سترہ برس کی عمر تک یہہ سفیدی قایم رہتی
ہی بعد اُسکے پھر از سر نو سیاہی آجاتی ہی مگر یہہ سیاہی علامت جوانی
نہین ہوسکتی کیونکہ اُس وقت مین بدن کی جھری اور اعضا کی فسردگی
وغیرہ بہت سی کھلی علامتین بڑہاپے کی موجود ہوتی ہین گھوڑی کی حد
جوانی عدد لفظ حد یعنی بارہ برس ہی اور نہایت عمر طبعی بیس سال اور بعضون
کے نزدیک تیس سال۔ اصل یہہ ہی کہ گھوڑا غایت درجہ بیس سال تک
کام دیتا ہی اور اکثر اسی عرصہ مین جان بحق ہوجاتا ہی اور جو کسی اچھے کہیت کا
اصیل گھوڑا بیس برس سے کچھ زیادہ بھی جیتا ہی تو وہ کام نہین دیتا زندہ
بدتر از مردہ ہوتا ہی اس لئے بیس سال عمر طبعی ہونے پر اکثر اتفاق ہی
اور گھوڑی اور گھوڑے کی عمر طبعی تو برابر ہے مگر اُسکی شناخت کی
گھوڑی کے دانتون سے نہین ہوتی اکثر اسپ مادیہ کی عمر کی شناخت اُسکی

وضع اور انداز سے کیجاتی ہے - اور ایک قاعدہ گھوڑی کی عمر کی شناخت کا
یہہ بھی ہی کہ جب گھوڑی چار سال ہوتی ہی تو اسکی ناک کے پردہ مین ایک
نقطہ پیدا ہوتا ہی جو غور سے بخوبی معلوم ہوتا ہی اور علاوہ اسکے ایک قاعدہ
بہت عمدہ گھوڑے اور گھوڑی کی عمر کی پہچان کا یہہ ہی کہ بڑہاپے مین گھوڑی
اور گھوڑے کے مٹھون مین بال بہت ہوجاتے ہین اور بانسے کی ہڈی
بڑہتی ہی اور جوانی مین چھوٹے صاف اور بانسے کی ہڈی ہموار رہتی ہے
اور خنگ اور نقرہ اور سبزہ گھوڑی گھوڑے پر بڑہاپے مین مگس یعنی بدن
پر چھوٹے چھوٹے سفید داغ اور دہبے ہوجاتے ہین -

اسیطرح چند قاعدے درباب پہچان عمر گھوڑی کے بھی کام مین
لائے جاتے ہین اور ان قاعدون پر غور کرنے سے کوئی دقیقہ گھوڑی کی عمر
کی پہچان کا شایق پر پوشیدہ نہین رہتا غور شرط ہے - اور بعد شناخت عمر
گھوڑی کے اصل و نسل اور کہیت کا نام بھی جاننا ضرور ہی اگرچہ تشریح
اس مطلب کی اس کتاب کے اول مین بخوبی ہوچکی تاہم بغرض صراحت مطلب
مختصراً کیفیت نام کہیتون کی اس جگہہ پر حوالہ قلم ہے -

پوشیدہ نہ رہے کہ ولایتی مشہور کہیت عربی - ترکی - خراسانی - عراقی
یمنی - تاتاری - ختنی - عدنی - چینی - ماچینی - تورانی - کابلی - کشمیری -
ایرانی ہین -

اور ہندوستان کے مشہور کہیت ہھیراتھلی - دکہن کاٹھیا وار
جنگلی دیسی وغیرہ ہین منجملہ اُسکے کاٹھیاوار کا ہندوستانی گھوڑا بہت
عمدہ اور بیش قیمت ہوتا ہی اور بسبب نہایت چالاکی اور چستی کے کہ شعبہ
شرارت ہی - یہہ عمدہ گھوڑا صاحبان عالیشان کے کم پسند ہوتا ہے

اب بعد اس مطلب کے گھوڑے کی رنگتوں کے نام اور انکی شناخت کے قاعدونکی توضیح بھی ضرور ہے۔

پوشیدہ نرہے کہ اصلی رنگ گھوڑونکے چار ہین نقرہ یعنے سفید چاندی سے رنگ کا۔ اور مشکی یعنے سیاہ اور سرخا یعنے سفید مائل بسرخی اور زردہ سونے یا مشعل کے لو کے رنگ کیطرح اور جو رنگ سوای انکے ہین وہ انہین رنگون سے نکلے ہین اس لئے وہ سب غیر اصلی کہلاتے ہین اور وہ بہت سے ہین اشقر۔ ختّل۔ سمند۔ پہلواری۔ کالوہ۔ چال۔ صندلی۔ نگشی۔ شیرغن۔ چینی۔ سرنگ۔ سنجاب۔ گرہ۔ چودہر۔ ہرا۔ گرگ۔ مہتاب۔ نوروا۔ جرقی۔ سنوالی۔ مرکا۔ لوسر۔ ہرو نجی۔ نیلا۔ ارکوک۔ بنگت۔ شاک۔ وہمرفلا۔ منہر۔ کہیرا۔ سبزہ۔ شاکرن۔ فاختہ۔ حنا۔ ارجن۔ سوتک۔ لکہی۔ چکیا۔ پنرل۔ یاجک۔ ابلق۔ سوتا۔ بادامی۔ کمیت۔ یکرنگ۔ نور۔ بلوری۔ خنگ۔ بکہیرسی۔ یہہ پچاس رنگ مشہور ہین اور انکی شناخین بہت ہین کہ جنکا بیان دشوار اور تمیز ان رنگونکی بغیر مہارت کامل کے نہایت مشکل ہے مگر بال اور دم کی جو رنگت ہو اسی رنگ کا گھوڑا قرار دیا جاتا ہے۔ صحیح رنگ گھوڑے کا بال اور دم ہی کا رنگ ہے بدن کے رنگ سے کچھ بحث نہین وہ چاہے جس رنگ کا ہو۔

نیک اور بد رنگتونکا بیان

منجملہ رنگتون گھوڑے کے فاختہ۔ دودیہ۔ نور۔ نیلہ۔ کبود۔ جردہ زرد بال پنل سنجاب۔ قشقہ۔ نغرداس۔ اور شیر گیڈر اور بھیڑیے کیصورت اور جوہے کا سا رنگ گھوڑا نا مبارک ہوتا ہے۔

اب چند باتین مختصر بیان اسپ استعداد ظہیراتہ و مقام
بیان کیجاتی ہیں جاننا چاہئے کہ پوتی سانگ ہرتن جو ایک مشہور کتاب
اسپ کی ہے دست سالی کو ساتھ بغرا انسانی کے مشابہ پاکر انکے رنگ و
شکل اور مقام نشان کے چار قسم پر منقسم کیا ہے

اول برہمن بران دوسرے چہتری بران تیسرے بیش بران چوتھے شودر بران
برہمن بران گھوڑا وہ ہے جو رنگ سفید یا سفیدی سے کسی دوسرے رنگ
میں ملا ہوا ہو اور تنبیہ کے یاد رکھنے میں صفت انسانی رکہتا ہو اور نظیف
پذیری میں کامل اور شش دار ہو اور اسکے پسینہ میں پھولوں کی سی بو آتی ہو

چہتری بران وہ گھوڑا ہے کہ تیزی اور چالاکی اور طاقت اور قوت ذاتی
رکہتا ہو اور اسکے پسینہ میں صندل سیاہ کی سی بو آوے۔

بیش بران وہ گھوڑا ہے جسمین عمل نتیجہ ذاتی ہون اور اسکے
پسینہ مین روغن زرد کی سی بو آتی ہووے۔

شودر بران وہ گھوڑا ہے جو بزدل اور کند ہو اور اسکے پسینہ مین
شراب کی سی بو آوے۔

ان چار قسمون سے برہمن بران گھوڑا امور شادی اور جلوس اور
آرایش کے کام مین لانے کے لایق ہے۔

چہتری بران سفر کرنے جنگ وجدال مین کام دینے کے لایق ہے۔

بیش بران تجارت اور دوسری قسم کے فائدہ کے کام مین استعمال
کرنے کے لئے مناسب ہے۔

شودر بران صرف لادنے اور باربرداری کے کام مین لانے کے لایق
ہوتا ہے۔ بموجب قول مشہور مصنف کتاب مذکور کا یہی خیال ہے کہ گھوڑا ہر وقت

سونا رہتا ہی صرف ڈن مین جاگتا ہی یا جب کوئی چیز گر کر اسکے دانت
تلے آجاتی ہی تب چونک پڑتا ہی۔

کتاب ممدوح الصدر مین مرقوم ہی کہ عمدہ قسم اور پالنے کے لایق وہ
گھوڑے ہین جو تیز رفتار اور طاقت ور ہون اور تھکاوٹ کو کم مانین اور
کم خوار ہون اور باوصف ان خوبیون کے سستے اور غریب ہون!
علاوہ اسکے جس گھوڑے کے دونو ہونٹ سُرخ ہموار بے چین و شکن
اور ملایم ہون اور ناک پتلی اور سُرخ اور تالو بھی سُرخ اور دانت ہموار اور گھنے
اور اپنے اندازہ پر درست نہ زیادہ نکلے ہوئے نہ بہت دبے ہوئے اور پتلی خوب
سیاہ اور سفیدی آنکھہ کی کھلی ہوئی اور صاف ہو اور پیشانی پر بھونری ہو
اور ماتھا چوڑا اور ہموار ہو - اور کان چھوٹے اور پتلے اور نوکدار ہون - اور
گردن لمبی اور مضبوط ہو اور ایال کے بال سیدھے اور نرم اور لمبے اور بھونری
سے پاک ہون - سینہ چوڑا ہو - کوکھین بڑی اور جھولی ہوئین - اور ہاتھہ پانون
ہموار - گھٹنے مضبوط اور طاقت ور اور موٹے - ٹانگین سیدہی ہڈی موتھری
سے پاک سُم گول بڑے بڑے اور مضبوط - لبابان مضبوط اور چوڑی - پیٹ لمبا
اور جھولی دار ہوتا ہو یعنے آہو شکم نہو - اور ریڑھ کی ہڈی نہ بہت اٹھی ہوئی
اور نہ بہت پست ہو جیسے نہ شتر کوہان ہو نہ کجی ہو - کمر موٹی اور پر گوشت ہو پٹھے
موٹے اور ابھرے ہوئی دُم لمبی اور ملایم - فوطے گول اور بالون سے بھرا
خوشرنگ ہون اور سیہ فام نہون - اور عضو تناسل چھوٹا کالے رنگ کا ہو اس صفات
کا گھوڑا خوبی اور عمدگی مین اعلی درجہ مین شمار کیا جاتا ہی - اسیطرح اعضا کے ناپ سے بھی
عمدگی اور خوبی گھوڑے کی شمار کیجاتی ہی مثلاً جس گھوڑے کا منہ بائیس انگل اور گردن چھبیس
اور کان سات انگل اور دُم بیس انگل سیدہی اور جانگ بیس انگل اور کھر سات انگل

اونچی اور سم سے لیکر پیٹھ کی ہڈی تک میانہ قد آدمی کے ہاتھ سے پورے ہو
ہاتھ ہو وہ گہوڑا اول درجہ خوبی مین شمار کیا جاتا ہے۔
اور جس گہوڑے کا منہ بالشت و نصف اور گردن ۱۰ انگل اور کان اور ساڑھے انگل سے کچھ زیادہ
اور تالو چمڑا اونگل سے چھوٹا۔ اور دُم بھی ۲۰ انگل سے کچھ کم اور جانگ ۱۰ انگل
اور سم چھ انگل اور اونچا ساڑھے تین ہاتھ ہو وہ درجہ اوسط مین خیال
کیا جاتا ہے۔
اسلئے درجہ کی لمبائی یعنے بیل پانچ ہاتھ اور متوسط کی چار ہاتھ اور ادنی کے
سب سے تین ہاتھ ہونا چاہیے۔
جس گہوڑے کا منہ ۱۸ انگل اور گردن ۳۲ انگل اور کان سات انگل سے بہت
زیادہ اور تالو چمڑا انگشت سے بہت کم اور دُم جو ۱۵ انگل اور سم ۵ انگل۔ اور
اونچا دو ہاتھ کا ہو تو وہ گہوڑا درجہ ادنے مین داخل ہے۔
جو گہوڑے اچھے ہین وہ سواری کے وقت اوپر کو منہ کر کے ہنسی اور خوشی
سے زمین پر پاؤن مار مار کے کیفیت رقص ظاہر کرتے ہین ایسے ہی گہوڑے
فتح نصیب کہلاتے ہین۔
جو گہوڑے سواری کی تیاری کے وقت پیشاب اور لید کر دیتے ہین اور آنکھون
مین آنسو بہر لاتے ہین وہ ہار کی نشانی ہین۔
جو گہوڑا تہوڑی رات رہے ہنسے وہ گہن یعنے رنج ہونیکو ثابت کرتا ہے۔
جو گہوڑا سواری کے وقت بال کہڑے کرلے اور دُم پہیلا کر جہوڑا
کرے وہ مالک کے سفر کی قوی علامت ہے۔
جس گہوڑے کی دُم سے آگ کے سے شعلے نکلین وہ ہرگز رکھنے کے
قابل نہین جو اُسے رکھیگا ضرور برباد ہو جاویگا۔

جن گھوڑونکے اصطبل مین شہد کی مکھیان بیشمار ہین اُنکے ہلاک ہوجانیکا توہی احتمال ہی۔
گھوڑے کے اصطبل مین گرگٹ کا رہنا بُرا ہے۔
اور ہر اصطبل مین بندریا اُسکی تصویر رکھنا ضرور ہی مثل مشہور ہی طویلہ کی بلا بندر سر

گھوڑے کی تعلیم اور تربیت کا قاعدہ

نوعمر گھوڑے کو کھنجڑ اور کنکر اور پتھر مین رکھنا اور دلدل اور جھاڑی اور بن مین چلانا بہتر نہین بلکہ جای ہموار اور وسیع اور نرم مین آدمیونکی بھیڑ سے علٰحدہ گھوڑے کو تعلیم کرنا مناسب ہے۔
جب گھوڑے سے پہلے سواری لیجاے تو چاہیے کہ سوار قد سے زیادہ موٹا نہو اور کم سوار بھی نہو۔ بلکہ سوار شاطر اور سیدھا بیٹھنے والا اور دل اور آسن کا پکا ہو۔ اور طاقت ور اور قاعدہ تازیانہ زنی سے اچھی طرح واقف ہو۔
جاننا چاہیے کہ گھوڑے کو جس قصور مین یہہ سزا دینی چاہیئن اگر گھوڑا سواری مین لوٹے تو اُسکے شانے پر مارے اور جو کترنے کا ارادہ کرے تو ٹانگ پر مارے اور جو چونکے یا اَڑے تو سینہ پر اور جو بدراہ چلے تو منہ پر اور جو غصہ کرے تو کوکھ پر اور خود رفتہ ہو جاوے تو پاؤن مین مارے سوا اسکے بقصور گھوڑے کو مارنا بُرا ہے۔
جس گھوڑے کی ناک بڑی اور جسم فربہ اور سینہ چوڑا اور بدن چکنا ہوتا ہی اور آواز بڑی اُسکی عمر زیادہ ہوتی ہی۔ اور عمدہ پہچان گھوڑے کی عمر درازی کی یہہ ہی کہ اُسکے کان آگے سے لمبے اور آنکھ سے بند ہون کا سا رنگ پایا جاوے

تو یقین جاننا چاہیئے کہ یہہ گہوڑا بہت جئے گا۔ کیونکہ علامت زیادتی خون کی ہے اور جس گہوڑی کی ریکہا چکنی ہو وہ بھی زیادہ جیتا ہے اور جو گہوڑے زیادہ سونے کے عادی ہوتے ہیں اور سورج کو زیادہ دیکہا کرتے ہیں وہ بھی زیادہ مدت تک جیتے ہیں اور جو گہوڑے ناپون سے گہاس خراب نہیں کرتے اور خوب پیٹ بہر کے کہاتے ہیں اور پیشاب کم کرتے ہیں اور پیشانی اور سر بڑا رکھتے ہیں وہ بھی بہت دنوں جیتے ہیں۔ فقط

قطع تاریخ اختتام تالیف کتاب

نتیجۂ قلم ندرت رقم مولوی سید محمد یاد علی

مصحح مطبع روہیلکھنڈ لٹریری سوسایٹی بریلی

چو کلکِ منشیِ والا گوہر		درِ معنی بہ تشریحِ فرس سفت
بجستم سال از ہاتفِ غیب		پئے تاریخ تشریح الفرس گفت

خاتمۃ الطبع